# ظل السلطان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۷ | قیمت ۶ / مع محصول ڈاک | مرتبہ محمد امین زبیری

جلد ۳ | ماہ نومبر ~~۱۹۱۳~~ع سنہ ۱۹۱۵ء | نمبر ۶

فہرست مضامین

(۱) ہم و غم، انبساط و انقباض ۱-۱۰
والدہ سید مشتاق حسین صاحب

(۲) پردہ نشین کی عید۔ ۱۰-۱۲
مسز سعد الدین حیدر صاحبہ

(۳) مختلف ممالک کی تعلیمی حالت و طریقۂ تعلیم ۱۲-۲۵
محمد عظمت الٰہی صاحب زبیری متعلم محمڈن کالج علیگڈھ۔

(۴) کیا عورتون کو مثل سپاہیون کے کام کرنا چاہیے
محمد عظمت الٰہی صاحب زبیری متعلم محمڈن کالج علیگڈھ ۲۵-۳۱

(۵) عورت کے کام ۔ سید عبد الکریم ۳۱-۳۵
صاحب متعلم محمڈن کالج (علیگڈھ)

(۶) پانچسو بہادر ۔ سید عبد الکریم ۳۶-۴۴
صاحب متعلم محمڈن کالج (علیگڈھ)

(۷) تم اپنی مان کی قرضدار ہو۔ ۴۵-۴۶
حمایت علیخان صاحب (بی۔ اے۔ سی)
متعلم محمڈن کالج (علیگڈھ)

(۸) جانکی کا شوہر۔ ۴۶-۵۳
عبد السمیع صاحب متعلم محمڈن کالج علیگڈھ

(۹) ایک بچہ جو خود اپنا اتالیق ہے۔ ۵۴-۵۸
انیس احمد صاحب (مارہروی)

(۱۰) ام سلمہ ۔ اڈیٹر ۵۸-۶۲

(۱۱) ریویوز۔ ۶۳-۶۵

مطبع سلطانی ریاست بھوپال مین باہتمام مولوی محمد حسیب اللہ مہتمم مطابع ریاست طبع ہو کر دفتر سے شائع ہوا

(کاتب قیام الدین) (قیمت فی پرچہ ۳ر)

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

MAKAIAS.J.15.166.3

# ظل السلطان

رجسٹرڈ نمبر این ۱۶۷ — قیمت ۱ے/ مع محصولڈاک — مرتبہ محمد امین زبیری

جلد ۳ — ماہ نومبر ۱۹۱۴ع (۱۹۱۵ء) — نمبر ۶

## فہرست مضامین

(۱) ہم وغم، انبساط وانقباض ۱-۱۰
والدہ سید مشتاق حسین صاحب

(۲) پردہ نشین کی عید۔ ۱۰-۱۲
مسز سعدالدین حیدر صاحبہ

(۳) مختلف ممالک کی تعلیمی حالت وطریقۂ تعلیم ۱۲-۲۵
محمد عظمت الٰہی صاحب زبیری متعلم محمڈن کالج علیگڈھ۔

(۴) کیا عورتوں کو مثل سپاہیوں کے کام کرنا چاہیے
محمد عظمت الٰہی صاحب زبیری متعلم محمڈن کالج علیگڈھ ۲۵-۳۱

(۵) عورت کے کام۔ سید عبدالکریم ۳۱-۳۵
صاحب متعلم محمڈن کالج (علیگڈھ)

(۶) پانچسو بہادر۔ سید عبدالکریم ۳۶-۴۰
صاحب متعلم محمڈن کالج (علیگڈھ)

(۷) تم اپنی ماں کی قرضدار ہو۔ ۴۰-۴۵
حمایت علیخان صاحب (بی۔ اے۔ سی)
متعلم محمڈن کالج (علیگڈھ)

(۸) جانکی کا شوہر۔ ۴۶-۵۳
عبدالسمیع صاحب متعلم محمڈن کالج علیگڈھ

(۹) ایک بچہ جو خود اپنا اتالیق ہے۔ ۵۴-۵۸
انیس احمد صاحب (مارہروی)

(۱۰) ام سلمہؓ ۔ اڈیٹر ۵۸-۶۲

(۱۱) ریویوز۔ ۶۳-۶۵

مطبع سلطانی ریاست بھوپال میں باہتمام مولوی محمد حبیب اللہ مہتمم مطابع ریاست طبع ہو کر دفتر سے شائع ہو

(قیمت فی پرچہ ۳/) (قیام الدین)

# مقاصد و قواعد و ضوابط

۱۔ اس رسالہ کا مقصد خواتین ہند مین اشاعت و ترویج تعلیم اور انکے لئے مفید و کار آمد معلومات کا فراہم کرنا ہے سیاسی مضامین یا ایسے مضامین جو خلاف ادب و حیا ہون یا جس سے مذہبی منافرت و تعصب پیدا ہو یا ذاتیات پر مبنی ہون شائع نہین کئے جاوین گے۔

۲۔ یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے مین ایک مرتبہ ریاست بھوپال سے شائع ہوگا۔

۳۔ قیمت سالانہ مع محصولڈاک عہ ہر حالت مین پیشگی لیجاویگی۔

۴۔ مضامین کے متعلق تمام خط و کتابت اڈیٹر کے نام اور ترسیل زر و دیگر نامہ و پیام منیجر کے نام ہونا چاہئے۔

زنانہ مراسلت ہر قسم کی اڈیٹرس ظل السلطان کے نام سے بھیجاوے۔

۵۔ تمام اصحاب و خواتین سے التماس ہے کہ خط و کتابت مین نام و پتہ صاف و خوشخط تحریر فرمائین مضمون نگار براہ مہربانی مضامین صاف خط مین اور صفحہ کے ایک کالم پر تحریر فرمائین مضمون نگار خواتین کا نام اگر اجازت دیجائیگی تو ظاہر کیا جائیگا ورنہ نہین۔

۶۔ بہترین مضمون نگار خواتین کو ہر سال ۱۷۔ ربیع الاول کو جو حضور سرکار عالیہ فرمانروای بھوپال کی سالگرہ صدر نشینی کی تاریخ سعید ہے ایک تحفہ موسوم بہ "سلطانیہ پرائز" دیا جائیگا مضمون کا انتخاب لیڈیز کلب کی منتخبہ کمیٹی کریگی۔

اعلیٰ مضامین پر فی صفحہ ظل السلطان ۸ سے لیکر عہ تک اجرت دیجائیگی اور مضامین اجرتی کا فیصلہ ایک کمیٹی کریگی جو نہایت قابل اصحاب سے مرکب ہے اُن طالبات مدارس اناث کے لئے ظل السلطان مین بہ تصدیق لیڈی سپرنٹنڈنٹ یا معلمہ اول مضامین لکھکر بھیجین تین انعام عہ، عہ، عہ کے مقرر ہین جو سالانہ تقسیم ہونگے۔

۷۔ اگر رسالہ کا کوئی نمبر نہ پہونچے تو تاریخ اشاعت سے دس دن کے اندر طلب فرمائین اسکے بعد تعمیل نا ممکن ہے

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in



# ظل السلطان

## ہم و غم

### انبساط و انقباض

انبساط کے لغوی معنے پھیلنے یا کشادہ ہونے کے ہین اور انقباض کے معنے سکڑنے یا بند ہونے کے ہین مگر عرف عام مین انبساط کے معنے خوشی اور انقباض کے معنی رنج کے ہوتے ہین۔ حقیقت مین وہ، انبساط قلب یا خاطر اور علیٰ ہذا انقباض قلب یا خاطر بجائے مضاف الیہ کے حذف کرنے کے بعد بولا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بحالت مسرت قلب مین انبساطی حرکت پیدا ہوتی ہے اور بحالت رنج انقباضی۔

رنج دو قسم کا ہوسکتا ہے۔ ایک وقوع مکروہات کے بعد۔ اور ایک وقوع مکروہات کے قبل جس کو خطرہ کہتے ہین۔ جو رنج قبل وقوع واقع ہو اسکو ہم اور جو بعد وقوع ہو اُسکو "غم" کہتے ہین۔ خطرہ مکروہات بھی دو قسم کے ہوتے ہین۔

ایک واقعی دوسرا وہمی۔ واقعی وہ ہے جو موجود فی الخارج ہو جیسے سانپ، بچھو یا اور کوئی گزندہ و درندہ یا آلۂ ایذا رسانندہ وغیرہ اور وہمی وہ ہے جس کا وجود فی الخارج نہ ہو جیسے شگون یا نحوست ایام و تاریخ وغیرہ۔ اسی طرح غم بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک امر واقعی کا جیسے کسی کے مال یا جان یا آسائش یا دین و ایمان و یا عزت کا نقصان ہو جائے یا ہو جانا متصور ہو۔ دوسرا وہ کہ خواہ مخواہ ایک شخص اُس امر کو اپنی ہتک عزت یا نقص جان و مال فرض کرے جیسے بازار سے سودا لانا یا جیسے دیہاتی عورتوں کا بیت الخلا میں جانا یا دیگر امور ضروری یا حوائج بشری کو ادا کرتے شرمانا جسکی شرع شریف میں کوئی اصل نہ ہو اُسکو مکروہ سمجھنا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے عَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَهُوۡا شَیۡـًٔا وَّهُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ (بسا اوقات بُرا سمجھتے ہو تم کسی چیز کو اور وہ بہتر ہوتی ہے تمہارے لئے) گو انکی شاخیں بہت ہیں۔ کوئی کسی غم میں کوئی کسی خطرہ میں مبتلا ہے مگر جہانتک دیکھا جاتا ہے چار قسم کے غم یا ہم میں زیادہ مبتلا ہیں اس لئے اُن ہی چار حرفوں کا بیان اور اُن کا علاج لکھا جاتا ہے۔

اول خوف وہ ہے جو بزدل انسان کو بلا وجہ و بے دلیل ہوتا ہے۔

دوم خوف کسی بلا اور مصیبت آنے والی کا۔

سوم خوف واقعی مال و جان و عزت و ایمان کا جو بحالت موجودہ کسی بلا مین مبتلا ہو۔

چہارم خوف مرگ۔

پس ہر ایک خوف کی حقیقت جدا اور اُس کا علاج علیحدہ علیحدہ ہے۔

اول خوف وہ جو بزدل آدمی کو ہوتا ہے اور وہ بوجہ خوف کے کسی کام کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ایسی وہ عورتیں ہوتی ہیں جو زیادہ ناز برداری سے پرورش پاتی ہیں۔ ہر وقت جنکے والدین، نانا نانی، دادا دادی یہی فکر رکھتے ہیں کہ بچی



جو دین سے غافل ہیں من عرف نفسہ فقد عرف ربہ (جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُسنے رب کو پہچانا) جب رب کو پہچان لیا تو دنیا نقد اور عقبےٰ قرض کا جھگڑا باقی نہ رہا۔ اور نہ پھر یہ خوف موت ہی باقی رہتا جیسا حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ الدنیا سجن للمومن وجنة للکافر (دنیا قید خانہ ہے مومن کے لئے اور جنت ہے کافر کے لئے) اور جب دنیا قید خانہ ٹھہری تو موت عین راحت ہے ؎

بقدر ہر سکون راحت بود بنگر تفاوت را    دویدن، رفتن، استادن، نشستن، خفتن و مردن

نمبر ۲۔ دولت کی محبت۔ دولت کی محبت گو اختیاری نہیں۔ مگر کوشش شرط ہے۔ میں یہ نہیں کہتی کہ دولت کی محبت کوئی نہ کرے بلکہ کرے اور پوری محبت کرے اگر دولت پیاری ہے اور سچی محبت ہے تو کسی غیر کے لئے ہرگز نہ چھوڑے اپنا خزانہ اپنی محنت و تکلیف کی کمائی ہوئی دولت ہرگز برباد نہ کرنی چاہئے اپنے لئے جمع کرنی چاہئے جس قدر اللہ کی نام پر اپنے ہاتھ سے دیا جائیگا۔ وہ سب انکے لئے جمع ہو جائیگا۔ ورثا کی جتنی محبت ہو جسقدر انکا حق ہو اُنکے لئے چھوڑ دو باقی اپنے ہاتھ سے خیرات کرو۔ محتاج بندگان خدا کی جو دولت یہاں کام آویگی وہ یقینی تمہارے لئے عقبےٰ میں جمع ہو جائیگی۔ مثلاً اگر تم اپنے بہن اور بھائی کو کچھ دو یا اور کسی قسم کا نیک سلوک کرو تو علاوہ ازیں بہن بھائیوں کے خوش و ممنون ہونیکے ماں باپ کس قدر خوش ہوتے ہیں بس اسپر قیاس کرنا چاہئے کہ جو ماں باپ سے ستر درجہ زیادہ بندہ سے محبت کرنے والا اور پیدا کرنے والا ہے۔ وہ اپنے اوس بندی سے جو دوسرے اسکے بندے سے محبت و سلوک کر رہا ہے کس قدر خوش ہوگا۔ اور جب جسکی دولت ہے اُسی کے لئے رہی تو پھر دولت کا غم بھی جانا چاہئے۔

نمبر ۳۔ اقربا کی محبت۔ اول تو یہ محبت عارضی ہے۔ زندہ رہنے والوں کو

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

مرنے والے کی محبت بہت ہوتی ہے۔چند روزہ جدائی بھی قیامت ہوجاتی ہے۔ مرنے والے کی محبت دم نکلتے ہی منقطع ہوجاتی ہے یا بہت کم رہ جاتی ہے وہ بھی چندے پھر مرنے والے کو کیا غم اگر غم کرین تو زندہ رہنے والے دوسرے یہ محبت ہی سرے سے نقصان رسان ہے۔اس سے بچنا چاہئے۔محبت اصلی و حقیقی خدا کی محبت ہے بقول مولانا روم سے

عشق آن بگزین کہ جملہ انبیا ؛ یافتند از عشق او کار و کیا

اگرچہ یہ عشق حاصل ہونا بہت کوشش و محنت پر منحصر ہے مگر یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ جدائی عارضی ہے۔جدائی کی تکلیف بھی مرنے پر نہ ہوگی اور باقیماندہ محب بھی اوسی جگہ چند روز بعد آجائین گے یہ عارضی چند روزہ جدائی ہے جو دشوار نہین اور اس سمجنے پر اپنی موت کی ناگواریت جاتی رہیگی اسی واسطے بزرگان دین نے محبت ماسوا اللہ کو حرام و ناجائز فرمایا ہے مولانا غنیمت سے

دلے کز غیر او اندیشہ دارد  مگس جائی پری در شیشہ دارد

مولانا رومی فرماتے ہین سے

زیرک و دانا امانیت ہست  تا فرشتہ ار نہ شد اہرمن است

اس تحریر سے میرا مقصود یہ نہین ہے کہ تارک الدنیا ہوجاؤ۔نہین ہرگز نہین دنیا مین جائز محبت کرو مگر اُس حد کی کہ جس مین اپنی جان عذاب مین نہ ہوجائے ع

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ؛ از قصیدہ راقمہ

یہ جو کچھ دیکھتے ہو پردہ در کی چھا جھم ہے  اس آلائش سے ورنہ پاک ہی دل میرے ایوان کا
مین مرغابی کی صورت خشک پر یون تیرتی ہین  نہ اڑنے مین کوئی مانع نہ خطرہ موج و طوفان کا

دین کی اتباع مین دنیا خود ہی عزت کے ساتھ ملتی رہتی ہے اور جائز طور پر دنیاوی کوشش کے لئے اتباع دین مانع نہین۔جس قدر عبادت کی جائیگی اسی قدر معبود کی



محبت زیادہ پیدا ہوگی اور دنیا کی محبت مین کمی۔اشعار برخوردار السبل سلمہ

کار دین کن تاکہ اندر تبع او  حاصلت دنیا شود بے جستجو
ای پسر دنیا مثال سایہ است  این سبک کے یا گران پیمایہ است
او گریزد گر تو دنیا کش روی  سوئیت آید گر تو خود از وی دوی
آنکہ باشد طالب دنیا دنی ست  بے نصیب از فضل اللہ غنی ست
دین بجو تا بے تردد بے طلب  حاصلت دنیا شود از فضل رب

اس قسم کی کوششون کا اثر ہے جو درویش منش لوگ ہمیشہ مرنے پر طیار و بے خوف رہتے ہین پھر اسی قسم کی کوششین ہم کیون نہ کرین جو خوف موت یا غم موت یا خطرہ موت سے نجات پاجائین۔

نمبرہ۔خوف گناہ یا غم مواخذہ۔اس کے لئے در توبہ بند نہین جو گناہ کئے ہین اُنسے توبہ کرے۔توبہ کی قبولیت صرف اسی پر منحصر ہے کہ جو گناہ سرزد ہو چکے ہین خدا کے آگے اُن سے شرمندگی کے ساتھ اقرار و اثق کرے کہ مین اب گناہ نہ کرون گا۔ گناہ پر شرمندہ ہو گناہ سے متنفر ہو۔گناہ سے اعراض کرے۔توبہ کے تین ارکان ہین۔اقرار گناہ۔اُسپر ندامت۔آئندہ نہ کرنے کا عہد۔مرتے وقت کی توبہ قابل قبول نہین ہوتی۔اس لئے بہتر ہے کہ غفلت چھوڑ کر جسقدر جلد سے جلد ممکن ہو۔ توبہ کرکے پاک ہوجائے۔جیسا کہ قرآن شریف مین اللہ تعالے فرماتا ہے (سورہ تحریم) یَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا (ترجمہ) مسلمانو اللہ کی درگاہ مین سچی توبہ کرو۔

(سورۂ فرقان) وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝

(ترجمہ) اور جو کوئی توبہ کرے اور نیک کام کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پورا پھر آتا ہے۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAKAIAS

اور سورہ توبہ مین ہے اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ہے
(ترجمہ) کیا انکو ابتک معلوم نہین کہ اللہ اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا ہے۔
اور اسی مضمون کو حضرت سرور عالم نے بھی فرمایا ہے حدیث شریف مین آیا ہے
التائب من الذنب کمن لا ذنب له (ترجمہ) گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ
کے برابر ہے۔
المقر بالتقصیر دائما ابدًا محمود (ترجمہ) اپنی تقصیر کا اقرار کرنے والا ہمیشہ
نیک انجام یا ہمیشہ قابل تعریف رہتا ہے۔
جب گناہون سے پاک ہوگیا تو خوف مرگ یا غم مواخذہ جاتا رہا۔ بلکہ دل کی
حرکت بند ہوتے ہی تمام تکالیف کا خاتمہ ہوجاتا ہے بجائے پریشانیون کے تسکین
کامل ہوجاتی ہے جینے کے ساتھہ مرنا لازمی ہے۔ دنیا کی ہر بات اختلافی ہی مگر موت
مین کسیکو اختلاف نہین ہے۔

راقمہ خاکسار پروین اہلیہ میر صاحب

سابق ممبر محکمہ مختشمہ عالیہ کونسل ریاست جیپور

## پردہ نشین کی عید

ماہ جولائی کے پردہ نشین آگرہ مین اڈیٹر صاحبہ کا مضمون (ہماری عید) کے
عنوان سے پڑھا جس سے اڈیٹر صاحبہ کی کسر نفسی اور نیک مزاجی تو معلوم ہوئی
مگر ساتھہ ہی یہ دیکھکر افسوس ہوا کہ آپنے اپنی بہنون کو عید کی مبارکباد اور اظہار

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in



خوشی کے بجائے انکو ذلیل کیا بیشک عید مین بیجا شیخی کرنا یا بیحد روپیہ صرف کرنا
برا ہے مگر عید کی خوشی جو پردہ نشین عورتون کو نہایت مسرور کرتی ہی وہ اس
قابل نہین کہ اسکو صرف مردون کی خوشی سمجھکر پورا کیا جائے کیونکہ ہر تہوار مین
عورتون کو خوشی زیادہ ہوتی ہے دنون پہلے اپنے اور اپنے بچون کے لباس
تیار کرتی ہین اور جب تہوار کا دن آتا ہے تو خود بھی لباس بدلتی ہین اور بچون کو
بھی نہلا دھلا کر پہناتی ہین اور میان کی خوشی کا سامان بھی حتی المقدور کرتی ہین۔
مردون کو تو سال مین کئی مرتبہ جلسون اور پارٹیون مین شریک ہونے کا موقع ملتا ہے
اور اکثر عید سے زیادہ خوشی مناتے ہین مگر عورتین جو چار دیواریون مین بند ہین انکے لئے
عید کا دن سب سے زیادہ مسرت کا ہوتا ہے بیشک شوہر کی اطاعت فرض ہی
مگر اللہ تعالے نے عورتون کو بھی کسی نیک کام یا خوشی سے محروم نہین کیا۔
شرع کا حکم ہے کہ جب تمھارے شوہر سفر سے آئین تو تم خوب بن سنور کر ان کے
سامنے جاؤ اس واسطے ایسے موقع پر زیور اور اچھا کپڑا پہننا بھی ثواب کا کام ہی
عید کے دن بھی بننا سنورنا اسلئے ہے کہ جب شوہر عیدگاہ سے واپس آئے تو اپنی
بیوی کو صاف اور حسب حیثیت لباس مین دیکھکر خوش ہو اور رمضان المبارک
کے بعد مسلمانون کو جو خوشی کا دن خدا تعالی کی مہربانی سے نصیب ہوا ہی اس کا
لطف اور مسرت دونون ملکر اٹھائین۔
یہ خیال صحیح نہین ہے کہ عورتین حج کے ثواب سے محروم رکھی گئی ہین۔ آج بھی
خدا کے فضل سے عورتین حج کو جاتی ہین۔ جامع مسجد مین پہلے عورتین بھی نماز کیلئے جایا کرتی
تھین مگر بعد مین مصلحتاً عورتون کا جانا بند کیا گیا۔
لائق اڈیٹر صاحبہ کا یہ فرمانا کہ "عید کا دن عورتون کے لئے کوئی غیر معمولی خوشی کا
دن نہین ہے" ایک ایسی بات ہے جس سے کوئی اتفاق نہ کریگا آپکے مضمون کا

یہ اصول تو صحیح ہے کہ عورتون کو اپنی شوہرون کی اطاعت سے انحراف نکرنا چاہئے مگر یہ صحیح نہین ہے کہ عورتون کی زندگی اور خوشی کچھ اصلی اور ذاتی قدر و قیمت نہین رکھتی اسلام نے دنیا کو یہ نہایت اہم اور قابل عزت سبق سکھایا ہے کہ "عورتین بھی انسان ہین اور اُنکو بھی انسانی حقوق حاصل ہین" اور یہ وہ لاثانی تعلیم ہے جسپر ہم واجبی طور پر فخر کر سکتے ہین فقط

سنر سعید الدین حیدر

از اوجین (سنٹرل انڈیا)

# مختلف ممالک کی تعلیمی حالت و طریقہ تعلیم

## (ایشیاء)

چینلہ کئی صدی تک چین مین ملکی تعلیم ہی کا رواج تھا اور سرکاری ملازمت کے لئے عام امتحانات ہوا کرتے تھے۔ چونکہ تعلیم صرف پرانے دینی علوم تک محدود تھی اور اُس مین ترقی کے کوئی آثار نہ پائے جاتے تھے علاوہ اس کے مغربی ممالک سے تعلقات بڑھنے شروع ہوئے اور اُنکا بھی بہت بڑا اثر ہوا اس لئے ١٩٠٥ء مین ایک حکم پرانے طریقہ کے توڑنے کے لئے صادر ہوا اُس وقت سے تعلیم کے متعلق ایک دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور جگہ جگہ مغربی علوم سکھانیکے لئے مدارس کھولدگئے ہین

لہ آبادی ١٩١٠ء (٣٢٠٦٥٠٠٠



چین مین دو قسم کی تعلیم ہے ایک سیکنڈری جو سنٹرل (اعلےٰ) گورنمنٹ کے زیر نگرانی ہے اور دوسری پرائمری جو صوبہ کی گورنمنٹ کے زیر نگرانی ہے۔

یونیورسٹیان مع اپنے ملحقہ کالجون اور ہائی اسکولون کے سنٹرل گورنمنٹ کی ایجوکیشن بورڈ کے ماتحت ہین اور مڈل اور پرائمری اسکولون کا انتظام اور مالی امداد گو اُنمین سنٹرل گورنمنٹ کا مجوزہ طریقہ تعلیم رائج ہے پراونشل گورنمنٹ کے سپرد ہے۔

١٩٠٥ء کے حکم کے مطابق مشرق، مغرب، جنوب و شمال مین چار یونیورسٹیان مع ایک ایک ملحقہ ابتدائی کالج کے ہون گی۔ ہر صوبہ کے خاص شہر مین قانون صنعت و حرفت اور طب کے کالج اور ہائر نارمل اسکول ہون گے اور پرائمری اسکول تمام ملک مین جگہ جگہ کھولیجائینگے اور پرائمری تعلیم لازمی ہو گی۔ اس نئی تجویز کے مطابق (۴۳) ٹیکنیکل کالج (قانون صنعت و حرفت وغیرہ) اور ۶ ہائر اسکول بڑے بڑے شہرون مین کھولے جا چکے ہین۔ پیکن مین ایک لڑکیون کا مدرسہ بھی کھولا گیا ہے مالی کمی کی وجہ سے ابھی تک پرائمری تعلیم پورے طور پر رواج نہین پا سکی۔

پیکن کی گورنمنٹ یونیورسٹی ١٩٠٩ء مین قائم ہوئی تھی جسمین چینی علم ادب، قانون، پولٹیکل سائنس، علم الاقتصاد، ریاضی و سائنس، انجینیری (تعمیر وکان کنی دونون اقسام) اور زراعت کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اس مین قریباً ایک ہزار کے طلبا اور ٩٠ پروفیسر ہین۔ غیر ملکی پروفیسر اور ایسے چینی جو یورپ مین تعلیم حاصل کر آئے ہین تعلیم دیتے ہین۔ گورنمنٹ کی رائے ہے کہ غیر ملکی پروفیسرون کی جگہ ایسے چینی لوگ رکھے جائین جو یورپ امریکہ اور جاپان مین تعلیم حاصل کرتے ہین۔

ایک انگریزطبی مشنری کی کوشش سے پیکن مین ١٩٠٦ء مین ایک عمدہ طبی اسکول کھولا گیا تاکہ چینیون کو علم طب کی تعلیم دیجائے اسکے ابتدائی مصارف عام

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

چندے سے ادا کئے گئے جس مین علاوہ چینیون کے غیر ملکی بھی شریک تھے۔ گورنمنٹ اس اسکول (یونین میڈیکل کالج) کی دی ہوئی سند کو مانتی ہے اور اسکو سالانہ امداد بھی دیتی ہے۔

ٹنٹسن (Tientsin) مین علاوہ ایک چینی یونیورسٹی کے جس مین (۱۲) غیر ملکی اور (۷) چینی پروفیسر ہین۔ ایک اینگلو چائنیز کالج، ایک صنعتی اسکول (جو ایک جاپانی کے زیر نگرانی ہے) طبی کالج اور دوسرے پرائیوٹ اور مشن اسکول بھی ہین۔

سنہ ۱۹۱۱ء مین لندن آکسفورڈ کیمبرج اور کناڈا کی یونیورسٹیون کے نمایندون کی تجویز سے ایک اسکیم لندن مین پیش کیگئی تھی کہ وسط چین مین ایک یونیورسٹی نئی قائم کیجائے۔ لیکن کمی روپیہ کی باعث اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

شنگھائی (Shanghai) اور دوسرے بنادر مین بہت سے پروٹسٹینٹ (Protestant) اور کیتھولک (Catholic) مشن اسکول اور کالج ہین جہان انگریزی اور فرانسیسی زبانین اور دیگر مغربی علوم پڑھائے جاتے ہین۔

اندازہ کیا گیا ہے کہ چین مین مختلف قسم کی کل ۵۰ ہزار درسگاہین ہین جن مین طلبا کی تعداد قریب ۱۶ لاکھ کے ہے۔

جب سے یہ طے پایا ہے کہ امریکہ چین کو سنہ ۱۹۰۱ء کا تاوان جو ۲۳۵۳۵۰۰۰ روپیہ ہو واپس کردے اسوقت سے چینی گورنمنٹ اپنے طلبا کو تعلیم حاصل کرنیکے لئے امریکہ بھیجنے لگی ہے اور اسوقت تین سو سے زیادہ طالب علم جن مین عورتین بھی شامل ہین وہان زیر تعلیم ہین۔

ہانگ کانگ مین ایک یونیورسٹی جس مین انگریز پروفیسر ہین اور ٹسنگٹاؤ (Tsingtau) مین ایک مدرسہ جو جرمن معلمون سے پر ہے چینی طلبا کو



بہت نفع پہونچا رہے ہین۔

غیر ملکی کتب کے ترجمے بہت رائج ہوگئے ہین اور فوجی تعلیم مغربی طرز پر دیجاتی ہے پچاس چینی اخبار شنگھائی سے اور ساٹھ پیکن اور ٹسنگٹاؤ سے نکلتے ہین اسکے علاوہ اور بھی بہت سے اخبار ہین جنکی تعداد قریب ۳ سو کے پہونچ گئی ہے علاوہ چینی زبان کے انگریزی اور فرانسیسی زبانون مین بھی روزانہ ہفتہ وار اخبار جاری ہین اور اسطرح غیر ملکی لوگون کو کوئی دشواری نہین ہوتی۔

ہندوستان[1] سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد حسب ذیل ہین۔

| | جو لکھہ پڑھہ سکتے ہین | جو نہین لکھہ پڑھہ سکتے |
|---|---|---|
| مرد | ۱۲۹۸۳۶۶۸ | ۱۴۳۴۸۰۶۲۰ |
| عورتین | ۱۶۰۰۷۶۳ | ۱۵۱۳۹۷۰۳۰ |

**نوٹ** - اس مین چند وہ مقامات شامل نہین ہین جہان کی تعلیمی حالت سنہ ۱۹۱۱ء کی رپورٹ مین شامل نہ تھی - انگریزی جاننے والونکی تعداد ۲؍ لاکھ تھی

ہندوستان مین دو قسم کی درسگاہین ہین - ایک وہ جنمین سرکاری سررشتہ تعلیم یا یونیورسٹیون کا مجوزہ نصاب تعلیم رائج ہے اور یا تو انکا وقتاً فوقتاً معائنہ کیا جاتا ہے - یا یونیورسٹیون کے امتحانون مین ان کے طلبا کو شرکت کے لئے بھیجنا پڑتا ہے یہ درسگاہین "پبلک" کہلاتی ہین خواہ انتظام پبلک یا پرائیوٹ طریقہ سے کیا جاے - دوسری وہ جو ان شرائط کو پورا نہ کرین اور یہ پرائیوٹ کہلاتی ہین - پبلک درسگاہون مین حسب ذیل طریقہ سے تعلیم دیجاتی ہے۔

(۱) پرائمری اسکول جن کا منشا ہے کہ دیسی زبانون مین پڑھنا لکھنا اور دوسرے ابتدائی علوم پڑھائین۔

(۲) سکنڈری اسکول جن مین میٹری کولیشن یا اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کے درجون تک تعلیم دیجاتی ہے۔

[1] آبادی سنہ ۱۹۱۱ء (۳۱۵۱۵۶۳۹۶)

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

یہ اسکول انگریزی اور ورنیکولر ہائی اور مڈل کہلاتے ہین۔

(۳) کالج جنمین طلبا میٹریکولیشن پاس کرکے داخل کیئے جاتے ہین اور ڈگری کے لئے تیاری کرتے ہین۔ ہندوستان کے کالج حسب ذیل پانچ یونیورسٹیون سے ملحق ہین۔ کلکتہ، بمبئی، مدراس، پنجاب، اور الہ آباد۔ انکے علاوہ چند اور خاص درسگاہین بھی ہین مثلاً صنعتی اسکول جنمین مختلف ہنر، صنعت اور انجینیری وغیرہ پڑھائی جاتی ہے قانونی اسکول، طبی اسکول و کالج، ٹریننگ کالج، اور نارمل اسکول جن مین معلم تیار کیئے جاتے ہین۔

سنہ ۱۹۱۳ء مین مختلف درسگاہون اور اُنکے طلبا کی تعداد حسب ذیل نقشہ سے ظاہر ہوگی۔

| اقسام کالج و اسکول | تعداد | | طلبا | |
|---|---|---|---|---|
| | عورتون کیلئے | مردون کیلئے | عورتین | مرد |
| کالج | ۱۱ | ۱۷۴ | ۴۱۴ | ۴۰۷۵۲ |
| سکنڈری اسکول | ۵۲۰ | ۶۰۷۵ | ۶۸۱۵۴ | ۹۲۸۵۵۷ |
| پرائمری اسکول | ۱۳۷۱۲ | ۱۱۴۰۸۶ | ۸۲۳۷۸۸ | ۴۴۳۵۱۰۵ |
| ٹریننگ و دیگر خاص اسکول | ۸۲۷ | ۶۰۸۰ | ۲۸۲۸۹ | ۱۶۸۸۹۴ |
| پرائیوٹ درسگاہین | ۱۹۹۸ | ۳۸۱۷۵ | ۷۷۶۳۶ | ۵۹۱۷۵۴ |

خاص درسگاہون کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) مردانے ٹریننگ اسکول۔ ۵۳۲ جن مین ۱۳۳۴۸ طلبا تھے۔
(۲) زنانے ٹریننگ اسکول۔ ۸۶ 〃 ۱۶۰۰ طالبات تھین۔
(۳) آرٹ اسکول۔ ۱۰ 〃 ۱۵۴۳ طلبا تھے۔
(۴) قانونی اسکول ۲ 〃 ۲۱ طلبا تھے۔
(۵) طبی اسکول۔ ۲۴ 〃 ۲۵۳۰ طلبا تھے۔
(۶) انجینیری و سروے اسکول۔ ۱۹ 〃 ۹۵۲ 〃
(۷) صنعتی و حرفتی اسکول۔ ۲۲۵ 〃 ۱۱۵۱ 〃
(۸) تجارتی اسکول۔ ۷۳ 〃 ۳۱۵۳ 〃
(۹) زراعتی اسکول۔ ۲ 〃 ۵۶ 〃



حسب ذیل نقشہ سے مختلف صوبون کی درسگاہون اور طلبا کی تعداد اور اخراجات جو عام تعلیم پر سنہ ۱۳-۱۹۱۲ء مین تھے معلوم ہوگی۔

| صوبہ | پبلک درسگاہین | | پرائیوٹ درسگاہین | | اخراجات |
|---|---|---|---|---|---|
| | تعداد | طلبا | تعداد | طلبا | |
| بنگال | ۴۰۶۸۶ | ۱۶۶۲۷۶۵ | ۲۲۱۷ | ۵۵۸۵۸ | ۲۰۲۷۰۵۶۵ |
| متحدہ | ۱۲۱۱۶ | ۶۹۴۱۶۹ | ۵۴۶۴ | ۹۴۱۲۹ | ۱۲۱۱۹۶۴۰ |
| پنجاب | ۵۴۸۴ | ۳۳۷۸۵۲ | ۳۴۷۹ | ۷۲۶۳۹ | ۸۴۲۰۷۷۵ |
| سرحدی | ۴۰۱ | ۲۹۷۴۰ | ۵۶۶ | ۸۷۳۲ | ۹۶۲۱۹۰ |
| برہما | ۶۶۶۲ | ۲۸۴۴۳۳ | ۱۶۲۹۸ | ۱۷۷۱۶۰ | ۵۳۳۶۱۴۵ |
| متوسط و برار | ۵۴۲۴ | ۳۴۴۹۳۱ | ۱۰ | ۳۱۷ | ۴۲۸۷۸۰۰ |
| بہار و اڑیسہ | ۲۶۸۸۳ | ۷۹۹۷۶۶ | ۳۳۳۶ | ۴۷۲۷۸ | ۶۱۸۸۲۶۵ |
| اجمیر مارواڑ | ۱۰۵ | ۷۵۵۱ | ۱۴۵ | ۴۴۸۴ | ۲۰۸۸۱۵ |
| کورگ | ۹۴ | ۶۹۴۲ | ۳۱ | ۶۳۰ | ۱۰۹۵۳۰ |
| مدراس | ۴۷۱۷۳ | ۱۲۴۵۹۵۰ | ۴۶۸۲ | ۱۱۶۲۳۲ | ۱۵۷۶۲۲۸۵ |
| بمبئی | ۱۴۱۰۰ | ۹۰۶۸۲۷ | ۳۰۲۰ | ۸۰۸۵۸ | ۱۵۳۴۷۷۰۰ |
| آسام | ۴۰۸۱ | ۱۸۷۴۴۹ | ۱۸۸ | ۶۸۳۹ | ۱۹۰۳۵۹۰ |
| دہلی | ۹۴ | ۷۵۷۸ | ۱۰۸ | ۳۶۹۷ | ۲۲۷۳۸۵ |
| میزان | ۱۴۱۴۸۵ | ۶۵۰۳۹۵۳ | ۴۰۱۷۴ | ۶۶۹۳۹۰ | ۹۰۶۴۵۰۴۵ |

پبلک درسگاہون کا مختلف سالون مین خرچ حسب ذیل ہے جس مین نصف سے زائد

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

فیسون اور صوبہ کی مالی امداد سے اور باقی مقامی ٹیکس، مینونسپلٹی اور دیگر عطیات سے صرف ہوا ہے۔

| سنہ ۱۹۰۷-۰۸ء | سنہ ۱۹۰۸-۰۹ء | سنہ ۱۹۰۹-۱۰ء | سنہ ۱۹۱۰-۱۱ء | سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء | سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء |
|---|---|---|---|---|---|
| ۹۰۲۸۱۳۶۰ | ۶۵۹۶۲۲۸۰ | ۶۸۸۳۱۲۳۰ | ۷۲۰۲۳۶۷۰ | ۷۸۷۶۳۸۳۰ | ۹۰۶۴۵۰۴۵ |

گورنمنٹ سے وظائف بھی دئے جاتے ہین کہ ایک طالب علم اسکول سے کالج تک تعلیم حاصل کر سکے۔ ان کے علاوہ ٹیکنیکل (صنعتی) وظائف بھی ہین اور دوسرکاری وظیفے بھی ہین جو ہندوستانی گریجویٹون کو اس لئے دئے جاتے ہین کہ انگلستان کی یونیورسٹیون مین جا کر اعلےٰ تعلیم حاصل کر سکین۔

باوجودیکہ حال مین تعلیم نے بہت ترقی کی ہے مگر پڑھ لکھ سکنے والون کا اوسط بہت ہی کم ہے۔ برٹش انڈیا مین فی صدی ۱۰.۴ لڑکے اور ۳.۰۵ لڑکیان مدرسون مین داخل ہین۔

سنہ ۱۹۱۲ء مین ہندوستان سے ۷۴۴ اخبار مختلف زبانون مین نکلتے تھے۔

جاپان[1] جاپان مین ابتدائی تعلیم لازمی ہے۔ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء مین ۶ برس سے ۱۴ برس تک کی عمر اسکول کی عمر ہے کے ستر لاکھ زائد بچے زیر تعلیم تھے۔ سنہ ۱۹۱۲ء کی تعلیمی حالت حسب ذیل ہے

| مدارس | تعداد | تعداد مدرسین | تعداد طلبا |
|---|---|---|---|
| ابتدائی مدارس | ۲۵۷۵۰ | ۱۵۷۵۳۶ | ۷۰۲۱۶۶۷ |
| مڈل اسکول | ۳۱۴ | ۶۰۹۲ | ۱۲۵۳۰۴ |
| ہائی اسکول (لڑکون کے) | ۲۵۰ | ۳۳۰۰ | ۶۴۸۰۹ |
| نارمل اسکول | ۸۲ | ۱۵۱۱ | ۲۷۰۷۶ |
| اسپیشل اور ٹیکنیکل اسکول | ۶۶۴۷ | ۸۰۹۱ | ۳۴۹۸۵۸ |
| مختلف مدارس | ۳۰۶۸ | ۹۳۲۵ | ۲۰۳۱۱۴ |
| یونیورسٹیان | | ۶۸۴ | ۷۴۳۸ |

[1] آبادی سنہ ۱۹۱۲ء ۵۲۳۱۲۰۷۸ و سنہ ۱۹۱۳ء ۵۳۶۹۶۸۵۸۶



چارون امپیریل یونیورسٹیان ہین اور ٹوکیو (TOKYO) کیوٹو (KYOTO) ٹوہوکو (Tohoku) اور کن شن (Kyushu) نام سے مشہور ہین پہلی یونیورسٹی مین قانون طب، ادب، سائنس، انجنیری اور زراعت۔ دوسری مین قانون طب، ادب، سائنس اور انجنیری۔ تیسری مین زراعت اور انجنیری اور چوتھی مین صرف انجنیری کے کالج ہین۔ یہ سب گورنمنٹ کی مدد سے جاری ہین۔

سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء مین یونیورسٹیون کی حسب ذیل حالت تھی۔

| نام یونیورسٹی | کل تعداد پروفیسران | پروفیسران غیر ملکی | طلبا |
|---|---|---|---|
| ٹوکیو | ۳۷۲ | ۱۵ | ۴۹۸۷ |
| کیوٹو | ۱۵۸ | ۵ | ۱۲۲۶ |
| ٹوہوکو | ۱۰۲ | ۲ | ۸۵۸ |

ان کے علاوہ بہت سے دوسرے مدارس کو بھی گورنمنٹ امداد دیتی ہے۔

سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء مین کل تعلیمی اخراجات ۷۹۶۹۲۹۰ ین[1] (۱۱۹۵۳۹۴۷۰) روپے تھی۔

سنہ ۱۹۱۲ء مین جاپان مین ۵۴۴ لائبریریان تھین جن مین منجملہ کل ۲۷۵۰۲۰۵ کتابون کے ۲۰۰۲۷۸ جاپانی و چینی اور باقی یورپین کتابین تھین۔

سنہ ۱۹۱۱ء مین ۴۴۳۲۴ مختلف کتابین اور ۲۰۷۷ رسالے ماہوار ہفتہ وار اور روزانہ شائع ہوتے تھے۔

ٹرکی[2] ٹرکی مین لڑکون اور لڑکیون کی ابتدائی تعلیم برائے نام ضروری ہے۔ تعلیم کے متعلق سب سے نیا قانون ایک پراونشل لا ہے جو ۶ اکتوبر سنہ ۱۳ء کو پاس ہوا۔ اُسکے موافق ۷ برس سے ۱۶ سال کی عمر تک ہر بچہ کو پرائمری تعلیم حاصل کرنا

[1] جاپانی سکہ۔ [2] آبادی تقریباً ۲۱۲۷۳۹۰۰۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

ضروری ہے۔ یہ تعلیم سرکاری مدارس، قومی مدارس یا پرائیوٹ مدارس مین اور چند شرائط سے مکان پر بھی حاصل کیجاسکتی ہے۔ سرکاری مدارس براہ راست وزارت تعلیم عامہ کے ماتحت ہین جو دوسرے مدارس کے معائنہ کا بھی انتظام کرتی ہے۔ ان کے علاوہ بہت سے پرانے ہندی مدرسے ابتک باقی ہین۔ ابتدائی تعلیم مین حسب ذیل مضامین شامل ہین۔ ترکی زبان، کلام پاک، حساب، تاریخ، جغرافیہ اور مختلف قسم کے ہاتھہ کے کام اسے ۱۶ سال کی عمر تک لڑکون کے لئے مدل اسکول ہین۔

حلب مین (۱۷۰) اسلامی (۲۵۰) عیسائی اور (۳۰) یہودی مدرسے ہین جنمین بالترتیب ۱۹ ہزار ۸ ہزار اور ۲ ہزار طلبا ہین۔ علاوہ معمولی تعلیم کے چند مدارس مین فرانسیسی زبان اور بعض مین انگریزی بھی سکھائی جاتی ہے۔ حدود سلطنت کے اندر مختلف قسم کے مدارس کی تعداد تقریباً ۳۶۲۲۰ اور طلبا کی ۱۳۳۱۲۰۰ یا مردم شماری کے حساب سے فی ۲۴ ایک ہے معلمون کے لئے ٹرننگ اسکول بھی ہین لیکن عام طور پر سرکاری مدارس کی تعداد کم ہے۔ دوسری قومون کے بیرونی مدارس کی تعداد بہت زیادہ ہے جس کو فرانسیس انگریزی اور امریکن مشنری چلاتے ہین۔ قسطنطنیہ مین ایک یونیورسٹی برائے نام ۱۹۰۰ء مین قائم کی گئی تھی جو ۱۹۰۸ء مین سلطنت کی تبدیلی کے وقت سے دوبارہ ترتیب دیجارہی ہے۔ اب اُس مین پانچ شعبہ ہین۔ آرٹ سائنس، دینیات، قانون اور طب مغربی۔ شعبۂ طب مع ملیٹری میڈیکل اسکول کے ایک نئی عمارت مین واقع ہے جو باسفورس کے کنارے سقوطری کے جانب نہایت شان سے کھڑی ہے۔ بہت سے اسپشل اسکول بھی ہین جو سرکاری بھی ہین اور قومی بھی۔ مثلاً سرکاری آرٹ اسکول یونانیو کلی ایک بڑا پرانا قومی اسکول ہے جس مین ۵۰۰ طلبا ہین اور ایک یونانیون کا مذہبی اسکول جسمین ۸۰ طلبا ہین



مصر[1] ۱۹۰۷ء کے اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ مردون مین فی ہزار ۱۰۸ اور عورتون مین فی ہزار ۲ خواندہ آدمی ہین۔ اس سال تک تعلیمی معاملات مین گورنمنٹ کا صرف اتنا ہاتھہ تھا کہ مغربی طرز پر ایک ایسا نصاب تعلیم تیار کرے جو مصریون کے لئے مختلف ملازمتون اور پیشون مین کار آمد ثابت ہو۔ اسکولون کا یہ سسٹم اول وائسرائے محمد علی پاشا کے مغرب پسند جوش کا نتیجہ ہے۔ پہلے پرائمری مدارس ہوتے ہین پھر سکنڈری اور ان کے بعد پروفیشنل کالج جن مین قانون طب، انجنیری، علاج مویشی، فوجی کام اور معلمی شامل ہین۔ انکے علاوہ بہت سے اسپشل اسکول بھی ہوتے ہین جن مین حساب وکتاب، تجارت، زراعت، ٹیکنیکل، پولس اور دایہ گری کی تعلیم دیجاتی ہے۔

تمام ملک مین پرانے دیسی مدارس جنکو "کتاب" کہتے تھے پھیلے ہوئے تھے۔ ۱۹۰۷ء مین تعلیمی وزارت نے کوشش کی کہ انعام ومعائنہ کے ذریعہ سے اُن مکتبون کو اپنے زیر نگرانی لے آئے۔

گورنمنٹ کی امداد اُس وقت دیجاتی تھی جبکہ اُن کی تعلیمی حالت اچھی ہوجاتی چنانچہ یہ اسکیم بہت کامیاب ہوئی اور ۱۹۱۳ء و ۱۹۱۴ء مین ۳ ہزار "کتاب" کو جن مین ڈیڑہ لاکھہ کے قریب لڑکے اور ۱۶ ہزار سے زیادہ لڑکیان تعلیم پاتی تھین۔ قریب ۲۰ ہزار پاونڈ (۳۰۰۰۰۰ روپئے) کے گورنمنٹ مدد دیتی تھی ۳۔ انسپکٹر و انسپکٹرسیس اور ۲۵ سب انسپکٹر صرف اُن درسگاہون کی ترقی اور بہبودی کے لئے مقرر ہین۔

ان درسگاہون کے سلسلہ مین گورنمنٹ نے حال مین تجارتی مدارس بھی قائم کئے ہین جن مین نجاری اور دہاتون کا کام سکھایا جاتا ہے۔ قاہرہ اور دوسرے مقامات پر ایسے مدرسے پرائیوٹ لوگون نے اور صوبون کی کونسلون نے بھی قائم کئے ہین

[1] آبادی ۱۹۰۷ء تقریباً ۱۱۲۸۷۳۵۹

MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

بعض مقامات پر زراعت بھی شامل کر دیگئی ہے۔

حسب ذیل نقشہ سے سنہ ۱۸۹۷ء اور سنہ ۱۹۱۴ء کی تعلیمی حالت کا اندازہ بخوبی ہوجائے گا۔ یہ اُن درسگاہون کی فہرست ہے جو مصر مین گورنمنٹ کی زیرنگرانی ہین۔

| نام کالج | سنہ ۱۸۹۷ء تعداد | سنہ ۱۸۹۷ء شاگرد لڑکے | سنہ ۱۸۹۷ء شاگرد لڑکیان | سنہ ۱۹۱۴ء تعداد | سنہ ۱۹۱۴ء شاگرد لڑکے | سنہ ۱۹۱۴ء شاگرد لڑکیان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بڑے کالج | | | | | | |
| طب | ۱ | ۴۰ | ۱۱ | ۱ | ۲۶۳ | ۰ |
| قانون | ۱ | ۷۵ | ۰ | ۱ | ۲۶۷ | ۰ |
| انجینیری | ۱ | ۲۹ | ۰ | ۱ | ۱۰۴ | ۰ |
| فوجی | ۱ | ۲۰۴ | ۰ | ۱ | ۸۰ | ۰ |
| علاج مویشیان | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۶۱ | ۰ |
| تعلیمی | ۳ | ۷۲ | ۰ | ۳ | ۵۶۱ | ۲۴۸ |
| اسکول قضا | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۴۲۹ | ۰ |
| زراعت | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۱۵۵ | ۰ |
| تجارت و حساب کتاب | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۸۲ | ۰ |
| (خاص اور صنعتی مدارس) | | | | | | |
| زراعت (درمیانی) | ۱ | ۵۹ | ۰ | ۱ | ۱۲۹ | ۰ |
| تجارت حساب کتاب ″ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۳۲۲ | ۰ |
| صنعتی ″ | ۲ | ۴۵۶ | ۰ | ۱ | ۲۵۵ | ۰ |



| نام کالج | سنہ ۱۸۹۷ء تعداد | سنہ ۱۸۹۷ء شاگرد لڑکے | سنہ ۱۸۹۷ء شاگرد لڑکیان | سنہ ۱۹۱۴ء تعداد | سنہ ۱۹۱۴ء شاگرد لڑکے | سنہ ۱۹۱۴ء شاگرد لڑکیان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تجارت (ابتدائی) | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۱۶۷۵ | ۰ |
| تعلیمی (″) | ۰ | ۰ | ۰ | ۲ | ۱۰۶ | ۱۳۷ |
| ڈومیسٹک اکانومی (امورخانگی) | ۰ | ۰ | ۰ | ۲ | ۰ | ۵۳ |
| نرس و دایہ گری | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۰ | ۴۲ |
| پولیس | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۲۷۲ | ۰ |
| ریفارمیٹری (تادیبی) | ۰ | ۰ | ۰ | ۲ | ۷۷۵ | ۴۴ |
| سکینڈری اسکول | ۳ | ۶۱۲ | ۰ | ۶ | ۲۶۴۱ | ۰ |
| ہائر پرائمری اسکول | ۳۸ | ۶۸۳۰ | ۲۷۰ | ۳۲ | ۶۴۸۱ | ۴۳۹ |
| مکتب ابتدائی ورنیکولر اسکول | ۵۵ | ۲۵۴۷ | ۳۷۷ | ۱۶۹ | ۹۴۲۵ | ۵۳۲۲ |

جنوری سنہ ۱۹۰۹ء کے قانون کے مطابق صوبہ کی کونسلون کو اختیار دیا گیا ہے کہ عارضی ٹکس وصول کرکے تعلیمی حالت کو ترقی دیجائے۔ ٹکس کا ۷۰ فی صدی ابتدائی اور دستکاری و زراعت کی ترقی تعلیم مین صرف کیا جائے اور باقی ۳۰ فی صدی مڈل اور دوسرے بڑے اسکولون کی ترقی مین صرف ہو۔

سنہ ۱۹۱۳ء تک علاوہ کتاب (مکتب) کے کل درسگاہون کی تعداد (۱۱۳۵) تھی جس مین ۷۰۰ مصری اور ۷۴ افرانسیسی درسگاہین اور باقی انگریزی، امریکن وغیرہ تھین۔ کل طلبا کی تعداد ۶۲۳۵۶ جن مین ۱۸ ۱۲۴۵ لڑکے اور باقی لڑکیان تھین۔

ایران لہ ایران مین تعلیم کا سوال حال ہی مین اہم اور باعث دلچسپی ہوا ہے۔ مختلف

لہ آبادی تقریباً ۹۵ لاکھ

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

مدارج کی بہت سی درسگاہین بالکل یورپین طرز پر کھولی گئی ہین۔ اور تعلیمی وزارت نے ازسرنو تبدیلی اور ترقی کی ہی۔ تعلیمی کونسل جو ابھی بنائی گئی ہے نہایت مفید کام انجام دے رہی ہے اور زنانہ تعلیم مین بھی خاص ترقی ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسوقت قریب ۱۰۰ درسگاہون کے ہین جن مین دونون صنف کے قریب دو ہزار کے طلبا ہین۔

بہت سے کالج مدرسے ایسے ہین جو عام چندون سے جاری ہین اور جن مین مذہبی تعلیم اور فارسی و عربی ادب اور کچھ سائنس کی بھی تعلیم دیجاتی ہے۔ بہت سے مدرسے بچون کے لئے بھی ہین۔ علاوہ اسکے پرائیوٹ ٹیوٹرون کا بہت رواج ہے وہ ہر خاندان جو کافی دولتمند ہوتا ہے ملازم رکھتا ہے۔

سنہ ۱۸۴۹ء مین طہران مین ایک مدرسہ مختلف عربی علوم سکھانے کے لئے قائم ہوا تھا جس مین بہت سے یورپین پروفیسر تھے اُس نے ایران مین مغربی زبانون اور سائنس حاصل کرنے کا رواج کر دیا۔ اور بہت نفع پہونچایا حال ہی مین چار فرانسیسی پروفیسر اس مدرسہ مین اور مقرر ہوئے ہین طہران اور تبریز مین قومی مدارس بھی ہین۔

سنہ ۱۹۰۷ء مین ایک جرمن اسکول کھولا گیا ہے جسکو ایران کی گورنمنٹ سے ۳۶ ہزار روپئے اور جرمنی سے ۱۵ ہزار روپیہ سالانہ کی امداد ملتی ہے۔ عمارت کے واسطے جرمنی مین پرائیوٹ چندہ کیا گیا اور نہایت عمدہ اور شاندار عمارت جس مین ۷۰۰ طلبا تعلیم پاسکین اور پانچ جرمن پروفیسر مع اہل و عیال قیام کرسکین تیار کی گئی۔ اس مدرسہ مین دس بارہ ایرانی مدرس بھی ہین اور اسوقت ۲۰۰ طلبا تعلیم پاتے ہین۔ اس کے علاوہ ایک فرانسیسی مدرسہ بھی ہے لیکن عام تعلیم صرف کلام مجید کے پڑھنے تک محدود ہے۔



ایک پولٹیکل کالج (مدرسۂ سیاسی) بھی سنہ ۱۹۰۰ء مین قائم کیا گیا تھا۔ جس مین فارن آفس کی ملازمت کے قابل بنانے کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اس مین اب ۳۰ طلبا ہین اور فارن آفس اس کے قیام کے لئے ۷۵ ہزار قران۱ سالانہ ادا کرتا ہے۔

طے پایا ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے طلباء کو اعلےٰ تعلیم کے لئے یورپ کے مختلف ممالک مین بھیجا جائے۔ یہ لوگ ایرانی نوجوانون مین سے قابلیت کی لحاظ سے منتخب کئے جاتے ہین اور اُنکو ایک مقابلہ کے امتحان مین شریک ہونا پڑتا ہی انھین سے ہر ایک کو ایک خاص علم سیکھنا پڑتا ہے جو گورنمنٹ نامزد کرتی ہے اور ایک افسر اُنکے ہمراہ بھیجا جاتا ہے کہ انکی حالت اور ترقی کی رپورٹ کرتا رہے۔ ۳۰ طلبا فرانس مین اور چند انگلستان مین زیر تعلیم ہین۔

محمد عظمت الٰہی
(زبیری) متعلم محمڈن کالج علیگڈھ

## کیا عورتون کو مثل سپاہیونکی کام کرنا چاہئے

فریڈرک اعظم سے ایک افسر نے جو نئے سپاہی بھرتی کرتا تھا کہا کہ حضور عالی یہ شخص ملازمت نہین کر سکتا۔ سبب دریافت کرنے پر اُس نے عرض کیا کہ وہ عورت ہے اسپر بادشاہ نے پوچھا کہ کیا وہ لڑ سکتی ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ جناب عالی وہ ہم سے دس شیطانون کی طرح لڑی شاہ نے سختی سے کہا اُسکا نام

۱ ایرانی سکہ۔

درج کراؤ۔

فرانس کی شہزادی میری الونوونا (Marie Ivanov) نے انسان کو چار جنس (صنف) پر تقسیم کیا تھا یعنی مرد۔ عورتین۔ عورت نما مرد۔ مرد نما عورت۔

اگر وہ کاٹ نہین سکتین تو اُنکو قواعد کرنے دو۔ اور اگر وہ مردون پر فتح نہین حاصل کر سکتین تو اُنکو جنگ مین فتح حاصل کرنے دو۔ جاؤ اور اُن سے کہدو کہ مین اُنکی افسر بنونگی۔

یہ اس شاہزادی کے الفاظ ہین۔

دنیا مین بہت سی مثالین ہین کہ عورتون نے کامیابی کے ساتھ ہتھیار اُٹھائے اور استعمال کئے ہین اور اکثر قواعد اور نشانہ بازی مین مردون کے برابر ثابت ہوئی ہین زمانہ حال کی بھی کئی مثالین ہین مثلاً ہناسیل (Hannah snell) نے پرانے شاہ جارج کی فوج مین بہت بہادری سے کام کیا اور ابھی حال مین یونان کی ہیروئن ہلینا کانسٹینٹی نیڈا (Helena constantinida) جو وقت ایتھنس (Ahens) پہونچی تو والنٹیر جمع کرنے شروع کئے اور وہ دو ہزار کی جماعت کیساتھ میدان جنگ مین گئی اور ترکون سے یونان کے لئے لڑی۔

لیکن اب جبکہ عورتین وہ تمام جسمانی ریاضتین کرنے لگی ہین جو اس سے پہلے صرف مردون ہی کا حصہ تھین اور نہ صرف سواری شکار اور پٹہ بنوٹ مین حصہ لیتی ہین بلکہ بڑے بڑے فاصلہ پر پیدل قدمی بھی کرتی ہین۔ اور جبکہ ہر جگہ عورتون کے رائفل کلب کھل رہے ہین تو اسوقت یہ سوال جو اس مضمون کا عنوان ہے نہایت موزون ہے۔ ترقی یافتہ طبقہ اس کا جواب اثبات مین اور دوسرے لوگ نفی مین دیتے ہین ایک عورت لکھتی ہے۔

مہم سر کرنیکے لئے اب حیوانی طاقت کی ضرورت نہین سائنس کی وجہ سے جنگ مین مرد اور عورتین برابر ہین کچھ عرصہ ہوا کہ مینے ایک نہایت کمزور عورت



کو دیکھا کہ صرف ایک بٹن چھونے سے اُس نے نیاگرا[1] کے ہزارون گھوڑون کی قوت کو متحرک کر دیا سپاہی کے لئے اب قوت اور تیر کی ضرورت نہین چالیس سال کا عرصہ ہوا کہ لوئی روز (Loue rose) نے امریکہ مین اس مخصر سے آگ لگادی تھی کہ "عورتین کیون نہ اپنے ملک کے لئے لڑین؟ کیا ہمارے جسم اس قابل نہین؟ مین جون آف آرک اور بوڈیسیا کی عورتون کی مثال نہین پیش کرتی بلکہ اُن عورتون کو پیش کرتی ہون جو فرانس پولینڈ اور امریکہ مین اپنے بھائیون کے دوش بدوش آزادی حاصل کرنے کے لئے لڑین اور دریافت کرتی ہین کہ کیا عورتین مردون کے برابر استقلال اور مضبوطی سے نہین لڑ سکتین۔ ہمکو یقین کرنا چاہیئے کہ حسن قوت پر مبنی ہے اور یہ کہ اگر ہم مردون کو دکھا دین کہ ہم بھی مسلح فوج مین شامل ہونیکو تیار ہین تو ہمکو اپنی خواہش کے مطابق مردون کے مساوی پولٹیکل حقوق ملین گے۔

بہنو! مسلح ہو جاؤ اور دکھا دو کہ تم اُنکی نالائق اولاد نہین ہو جنھون نے اپنے گھر اور اپنی عزت کی سیکڑون لڑائیون مین حفاظت کی ہے"

آج بڑے بڑے فوجی افسرون اور جنگ آزما عورتون کی اس بارہ مین کیا رائے ہے؟ مشہور اور تجربہ کار افسرون مین بہت سے افسر عورتون کو جنگی تعلیم دینے کے موافق ہین۔

چند مشہور افسرون اور عورتون کی رائین ذیل مین درج کیجاتی ہین۔

ان مین سے ہر ایک کے پاس ایک خط بھیجا گیا تھا اور اُس مین تین سوال کئے گئے تھے۔

(۱) کیا یہ ممکن ہے کہ ایک عورت سپاہی بن سکتی ہے اگر یہ فرض کیا جائے

[1] امریکہ مین ایک دریا ہے جسکے آبشار سے برقی قوت حاصل کی گئی ہے۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

کہ وہ ناکتخدا (تنہا) تندرست اور چست اور چالاک ہے؟

(۲) کیا تم اپنے ملک کی خدمت کرنیکو تیار ہو جیسے کہ فرانسیسی عورتون نے ۱۸۷۰ء مین اپنے ملک کی خدمت کی تھی (یہ سوال صرف عورتون سے کیا گیا تھا)

(۳) کیا تم لڑکیون کا قواعد کرنا اور حفاظت کے لیئے ہتھیار اُٹھانا خلاف شان اور نامناسب خیال کرتے ہو یا تمھاری رائے مین لڑکیان بھی اُسیطرح جسمانی ورزش و تربیت حاصل کرین جیسے لڑکے؟

فیلڈ مارشل لارڈ رابرٹس نے جواب دیا کہ "مین اسکو نامناسب خیال کرتا ہون اور ناقابل عمل کہ عورتین ہتھیار اٹھا کر ملک کی خدمت کرین۔ یہ بھی ضروری نھین کہ دوسرے ممالک کی طرح ہم بھی نوجوانون کے لئے عام فوجی تعلیم اختیار کرین میری رائے مین عورتون کو جسمانی ورزش کرنا چاہیئے نہ اسلیئے کہ وہ خود ہتھیار اٹھائین بلکہ اسلیئے کہ وہ تندرست اور قوی اولاد پیدا کر سکین۔

"میری رائے مین یہ بہت ضروری ہی کہ تمام عورتون کو تیمارداری اور مدد اولے (First aid) کی تعلیم دیجائے۔ کیونکہ اس طرح وہ پبلک کے لئے زیادہ مفید ہونگی"۔

سرجان فرنچ کی رائے ہے کہ اگر واقعات ایسے پیش آجائین کہ عورتون کو مفر کی صورت نہ رہے تو وہ ضرور بہادری اور بے غرضی سے کام کرینگی لیکن اسکے ساتھہ ہی وہ کہتے ہین کہ جنگ کے زمانہ مین وطن پرستی کے اظہار اور اپنے کو مفید ثابت کرنے کی عورتون کے لئے اور بہت سی راہین ہین (مثلاً مجروحین کی تیمارداری وغیرہ۔

ایک سفر یجسٹ لیڈر مسز وولسٹن ہوم المی (Mrs. Wolsten holme Elmy) اپنی رائے کا اس طرح اظہار کرتی ہے۔



"مختلف ممالک مین عورتین اپنی سپاہیانہ قابلیت ثابت کر چکی ہین۔ لیکن میرے خیال مین بہت کم انگریز مرد اور عورتین اسکو مناسب سمجھینگی کہ ایک ستتر سالہ عورت جو اپنے ملک کی دوسرے طریقون سے خدمت کر چکی ہی۔ اس عمر مین سپاہیانہ پیشہ اختیار کرے۔

لارڈ رابرٹس کی اس رائے کے متعلق کہ لڑکیون کو مثل لڑکون کے فوجی تعلیم دینا چاہیئے۔ میرا یہ جواب ہے کہ اعلیٰ جسمانی ترقی کے لئے فوجی تعلیم و تربیت کوئی ضروری چیز نہین خواہ اسکو مرد حاصل کرنا چاہین یا عورتین۔ میرا یہ بھی خیال ہی کہ جنگ کی خواہش مین کوئی نمایان ترقی ہونا اس قوم پر سخت ترین بلا و مصیبت کا آنا ہے"

ایک مشہور ہاکی کھیلنے والی اور جسمانی ورزشون مین مشاق مس ایف آئی سیس بلیڈ اسٹن (Miss F. I. Cobaldiston) لکھتی ہی کہ تمھارا سوال نہایت باموقع ہی پچھلے پچیس سال سے عورتون کے اعضا و وضع قطع مین ایک نمایان تغیر ہو رہا ہے مرد کمزور و پستہ قد اور عورتین مضبوط اور بلند قامت اور ورزشی ہوتی جاتی ہین۔ عموماً دریاؤن پر دیکھا جاتا ہے کہ کمزور اور تنگ سینہ مرد کشتیون مین سوار ہین جنکو قوی الجثہ اور زیادہ قوت والی عورتین چلاتی ہین مجھے یقین ہے کہ اگر عورتون کو بندوق کا استعمال سکھایا جاوے تو وہ جنگ مین بہت مفید ثابت ہونگی۔ اب جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ مرد تیمارداری وغیرہ کا کام اچھی طرح انجام دے سکتے ہین تو عورتون کو فوج مین بھرتی کرنے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس وقت برطانیہ عظمی مین عورتون کی تعداد مردون سے پوری ایک ہزار زیادہ ہے اور چونکہ یہ عورتین نہ شوہر حاصل کر سکتی ہین اور نہ انکو مادری افکار لاحق ہون گے تو انکو فوجی خدمت سے کیون باز رکھا جائے مین بالکل تیار ہون"۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

مس اگنیس ہربرٹ جو نشانہ بازی مین طاق ہے ان سوالات کا جواب نفی مین دیتی ہے اور کہتی ہے کہ مین ملک کی خدمت کے لئے مثل ایک سپاہی کے تیار نہین لیکن فوج کے ساتھ جانے اور دوسری طرح اپنے کو مفید ثابت کرنیکو تیار ہون وہ اسکو مناسب سمجھتی ہے کہ عورتون کو فنون حرب کی تعلیم دیجائے تاکہ اگر خدانخواستہ بُرا وقت پڑے تو عورتین بھی کچھہ کرسکین وہ اسکو بھی مانتی ہے کہ اگر عورتون کو سپاہی بنایا جائے تو موجودہ مسئلہ کہ "ہم اپنی لڑکیون کے ساتھہ کیا کرین" حل ہوجائیگا۔ لیکن اُسکی بھی یہی رائے ہے کہ عورتین دوسری طریقون سے ملک کی کار آمد ہوسکتی ہین۔

یعنی لڑکیون کی تعداد نسبتًا بہت زیادہ ہے اور آج کل انگلستان مین یہ مسئلہ عام ہے کہ ہم لڑکیون کے ساتھہ کیا کرین۔

ایک اور عورت بھی اسکے موافق ہے کہ عورتون کو جنگی قواعد وغیرہ کی تعلیم دیجائے لیکن میدان جنگ مین جاکر لڑنا عورتون کے لئے نامناسب خیال کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ ہم سپاہیون کو دنیا مین لائین۔

آخر مین ہم ایک مشہور فرانسیسی ایکٹریس کی رائے درج کرتے ہین وہ کہتی ہے کہ "مجھے یاد ہے کہ جب مینے ڈیوک کا پارٹ کیا تو میرا خیال ہوا کہ صرف اسٹیج پر بلکہ حقیقتًا دنیا مین کسی بڑے کام کے کرنے مین صنف کا خیال کسقدر کم حارج ہوتا ہے عورتین صرف اس لئے کمزور ہین کہ اُنکا کریکٹر کمزور ہے۔

یقینًا لوئی شانزدہم (Louis XVI) نے اُسوقت عورتون کو کمزور نہ خیال کیا ہوگا جبکہ اُنھون نے ورسیلز مین اُسکے محل کا محاصرہ کیا تھا میرا تجربہ ہے کہ فرانس کی عورتین بہ نسبت اور قومون کے زیادہ نڈر قابل اور اولوالعزم ہین۔ جس طرح سے کہ جون آف آرک (Joan of Arc) ایک پیدائشی



فوجی لیڈر تھی۔ اسی طرح اگر آج کوئی خطرہ ہو تو بہت سی عورتین ایسی ہونگی جو اگر مرد بزدل اور کم ہمت ہوجائین تو لیڈی میکبتھ کے ہمزبان ہوکر یہ کہینگی کہ "مجھے خنجر دو"۔

نوٹ ماڈرن ریویو مین جس سے یہ مضمون ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون کے ساتھہ متعدد تصاویر بھی ہین جنمین دو تصویرین قابل ذکر ہین ایک اٹھارہ سالہ روسی لڑکی جو اسکول مین تعلیم پاتی تھی اور نام تبدیل کرکے فوج مین مثل سپاہی کے شامل ہوگئی ہے اسکو ابھی حال مین سینٹ جارج کی صلیب اعتراف بہادری کے طور پر دیگئی ہے۔

دوسری ایک اور روسی لڑکی کی ہے جو ایک رجمنٹ کی کرنل ہے یہ جنگ مین تین مرتبہ زخمی ہوئی ہے اور اُسکو بھی بہادری کے صلہ مین سینٹ جارج کی صلیب عطا کیگئی ہے۔

ترجمہ

عظمت الٰہی

(زبیری) متعلم محمڈن کالج

## عورت کے کام

ماں کے لئے یہ کسقدر شرم کی بات ہے کہ وہ اپنے بچون کے سوالات کا جواب دینے سے قاصر ہو یا اُنکے سبقون مین مدد نہ دیسکتی ہو۔ اکثر مائین جو تعلیم یافتہ نہین ہوتین اور اپنے بچون کو تعلیمی درسگاہون مین داخل کردیتی ہین کئی ہوتو ہر پشیمان ہوکر یہ خیال کرنے پر مجبور ہوتی ہین کہ افسوس مین اتنا بھی نہین جانتی کہ اپنے بچون کو تسلی بخش جواب دے سکون"۔

ہم جانتے ہین کہ بچون کو بہت سی باتین والدین سے وراثت مین ملتی ہین اگر ہمارے دماغ روشن ہون گے، ہمارے خیالات اعلےٰ ہونگے۔ ہم پسندیدہ اطوار رکھتے ہونگے تو بہت ممکن ہے کہ ان خوبیون کا کچھ حصہ ہمارے بچون مین بھی آجائے۔ لیکن ان خوبیون کو حاصل کرنے کے لئے تھوڑی بہت تعلیم ضرور درکار ہے اسلیئے ہم کو یہ کہنا چاہیئے کہ مان خود تعلیم یافتہ ہونے سے اپنے بچون کو قدرتی طور پر اچھی باتین سکھادیتی ہے۔ اگر پہلے ہی سے بچون کی کافی نگرانی اور نگہداشت سے غفلت کی گئی تو کوئی خراب عادتین پیدا ہوجاتی ہین۔ پھر ان عادتون کو چھڑانے مین بڑی بڑی تکلیفین ہوتی ہین۔ اسلیئے اگر پہلے ہی سے یہ انتظام کردیا جائے کہ بچے بری باتونکے قریب ہی نہ جائین تو تھوڑی سی تکلیف کے بعد ہمیشہ کا آرام ہوجاتا ہے اسکی سب سے آسان ترکیب یہ ہے کہ مان بچون کو اکثر محبت اور پیار کے الفاظ مین نصیحتین کرتی رہے۔ اور اس کے بعد بہت معمولی نگرانی کافی ہوتی ہے۔ مان کی غفلت سے بچون مین بہت سی ایسی باتین پیدا ہوجاتی ہین جنکو بچے کوئی عیب نہین سمجھتے۔ لیکن درحقیقت وہ عیب، اور نقصان دہ عیب ہوتی ہین۔ مثلاً بہت سے بچون اور خصوصاً لڑکیون مین یہ عیب ہوتا ہے کہ وہ جب اپنی ہمجولیون مین بیٹھتی ہین تو اپنے گھر کی ذرا ذرا سی بات بیان کردیتی ہین۔ اگر انکو آگاہ نہ کیا گیا ہو تو وہ اس مین کوئی نقصان نہین سمجھتین۔ ایک چھوٹی بچی سے ایک شخص نے پوچھا کہ تمھارے باپ کا جائداد بیچنے کا کب تک ارادہ ہے۔ لڑکی نے کہا کہ میرا باپ اُسکے ....٥ ہزار مانگتا ہے مگر پچاس ہزار تک دیدے گا۔ لڑکی نے یہ خیال گھر مین سنا تھا۔ باہر بے تکلف کہدیا اور اپنے باپ کے ١٠٠٠ ہزار کا نقصان کیا۔

جون جون لڑکیان جوان ہوتی جاتی ہین انکی صحت کے لئے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور لڑکیون کو ورزش کی ضرورت بڑھتی جاتی ہے۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in



اگر لڑکی گھر کا کام باقاعدگی کے ساتھ کرے اور گھر کے انتظام مین کافی حصہ لے تو اُسکے لئے یہ محنت ورزش کے برابر ہوجاتی ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ برتن دھونا مفید ہے کیونکہ گرم پانی مین ہاتھ ڈالنا دردسر اور دردکمر کے لئے جو لڑکیون کو عموماً ہوا کرتا ہے بہت فائدہ دیتا ہے۔ اس عمر مین کتابون کا مطالعہ اتنا مفید نہین ہوتا جتنا گھر کا کام۔ اگر یہ زمانہ قدرت کے مطالعہ اور گھر کے کام کے لئے مخصوص کردیا جائے تو جہان اور فائدے ہوتے ہین وہان ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اُس کا دماغ ادھر اُدھر کی لغویت کی طرف نہین بھٹکتا اور بُرے خیالات جو بیکاری مین ذہن مین آتے ہین دور ہی دور بھٹکا کرتے ہین۔

بہت سی لڑکیان آپس مین بیٹھکر کہتی ہین کہ اگر وہ لڑکے ہوتین تو بڑی آزادی نصیب ہوتی۔ اور پھر مرد ہوکر دنیا مین بڑے بڑے کام کرتین بے شک مرد بڑے بڑے کام کرتے ہین لیکن عورتون کے کام کیا کچھ کم ہوتے ہین اگر تم ایک عالیشان عمارت کو دیکھکر سوال کرو کہ اس سے بڑی کیا چیز ہوگی تو ہم جواب دینگے کہ اس کا بنانے والا کیونکہ بنی ہوئی چیز سے بنانے والا بڑا ہوتا ہے اور مرد کو کس نے بنایا۔ مرد کو اُسکی مان کی تربیت نے بنایا جب ہی تو وہ دنیا مین کچھ کرنیکے لائق ہوا اگر مرد دنیا مین بڑے بڑے کام کرتے ہین تو عورتون کو رشک کرنے کی کوئی وجہ نہین بلکہ اُنکو تو فخر کرنا چاہیے کیونکہ ایسی مثالین کم ہین کہ بغیر مان کی تعلیم و تربیت کے مردنے کارنمایان کئے ہون۔

عورت اپنے فرائض ادا کرتے وقت کبھی یہ خیال نہین کرتی کہ وہ کوئی بڑا کام کررہی ہے بلکہ اپنی دردسری کو لاحاصل تصور کرتی ہے وہ اپنے خاوند کے کامون کی عزت کرتی ہے دیکھتی ہے کہ صبح سے جاتا ہے اور شام کو آتا ہے۔ نئے نئے لوگون سے ملتا ہے۔ نئی نئی باتین معلوم کرتا ہے۔ لیکن وہ روز اپنے گھر مین بیٹھی وہی

ایک کام برتن دھونا۔ کھانا پکانا۔ بستر بچھانا کپڑے سینا کرتی ہے۔ اگر عورت بھی مرد کی طرح دنیا مین جائے وہی کام کرے جو مرد کرتا ہے تو ہم کسی طرح ایسی کامیابی کی امید نہین کرتے جیسی وہ گھر مین بیٹھے بیٹھے حاصل کر لیتی ہی۔ ہم کسی طرح یہ نہین کہہ سکتے کہ مرد کا کام عورت سی بڑھا ہوا ہی یا عورت مرد سے اس بات مین کم ہے اب یہ دیکھنا چاہیے کہ مرد کی کامیابی مین عورت کا کیا حصہ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر مرد چاہے کہ دنیا مین کوئی چھوٹے سے چھوٹا ہی کام کامیابی کے ساتھہ کرلے تو سب سے پہلے اُسکی صحت کا سوال پیش ہوگا اگر صحت اچھی ہوگی تو چھوٹے سے چھوٹا کیا بڑے سے بڑا کام بھی وہ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر صحت ہی خراب ہی تو زندگی بے سود اور بے مزہ۔ اسلیئے بیوی کا فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی خوراک، پوشش اور ہر قسم کی آسائش کا خیال رکھے۔ واٹرلو کی۔ لڑائی مین شکست کیون ہوئی صرف اسلیئے کہ کھانا خراب ملا فوج بیمار ہو گئی۔ ایک چھوٹی سی لڑکی کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ سب سے زیادہ ضروری فرض اُسکا یہ ہے کہ وہ ایک ہوشیار عاقل اور تجربہ کار بیوی بننے کی تیاری کرے۔ یہ کام بظاہر آسان ہے لیکن عورت کے لئے سب سے مشکل منزل یہی ہے۔

اگر مرد عورت دونون دنیا کے کامون مین پڑجائین اور فرض کرو کہ صبح سے کام کے لئے نکلین اور شام کو گھر آئین تو بتلاؤ دونون مین سے کسی کو بھی سچی خوشی سچی آسائش اور سچا آرام نصیب ہو سکتا ہے؟ دن بھر تھک کر آنے کے بعد ظاہر ہے کہ شام کو ضرورت کی ہر چیز تیار ملنی چاہیئے۔ مگر میان بھی باہر تھے اور بیوی بھی باہر تھین گھر کا کام کون تیار کر کے رکھے جو آتے ہی ہر چیز حاضر ہو۔ اگر بیوی دن بھر گھر مین رہتی ہے تو گھر کو اس طرح رکھتی ہے کہ اُسکے خاوند کو اپنے کام سے واپس آکر کوئی ایسی بے آرامی نہ ہو جس کا الزام اسپر آئے۔



جب کوئی مرد بُرا کام کرتا ہے تو لوگ کہتے ہین "کتنی بری تربیت پائی ہے" اسکے یہ معنی ہین کہ اُس کی مان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ اُسکی تعلیم و تربیت کا قصور ہے جو یہ عیب موجود ہے اور اگر کوئی اچھا کام کرے تو کہتے ہین کہ "یہ آدمی تو بہت نیک ہے" خود آدمی کی تعریف کرتے ہین اور یہ نہین کہتے کہ "کتنی اچھی تربیت پائی ہے" حالانکہ بہت ممکن ہے کہ اُس مین جو خوبیان ہین وہ بڑی بہن کے اثر سے ہون یا کسی اور رشتہ دار لڑکی کا اثر ہے جو اس سے عمر مین بڑی ہو یا اگر یہ بھی نہین ہے تو مان کا اثر اور مان کی تعلیم و تربیت تو کہین گئی نہین۔ چاہے کوئی کہے یا نہ کہے حقیقت مین جتنی اچھی خوبیان ہین وہ مان ہی کی تربیت سے پیدا ہوتی ہین۔ مان کی تعلیم کا اندازہ اس طرح کرو کہ بچہ اپنے ساتھہ کوئی مذہب نہین لاتا سب سے پہلے مان اُسکے کان مین اپنی ملائم آواز سے خدا کا نام ڈالتی ہے پھر جو مذہب مان کا ہوتا ہے وہی بچہ کا ہو جاتا ہے اور ایسا پختہ ہو جاتا ہے کہ پھر کبھی بدلنے کا نام نہین لیتا۔ ایسی مثالین بھی ہین کہ بعد مین مذہب تبدیل ہو گیا ہے لیکن یہ مثالین بہت کم ہین اور اسکے وجوہ دوسرے ہین جن کا ذکر یہان مناسب نہین۔

بہر حال اگر عورت اپنے فرائض اور اپنے کام کو سمجھکر جو اسکا منشائے خلقت ہے انجام دے تو اُسکے ہاتھہ قومون کی حالت سُدھار دینگے۔

سید عبد الکریم

متعلم محمڈن کالج علیگڈہ

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

# پانچسو بہادر

چوٹا کو لڑائی کا علم سب سے پہلے روٹی اور مربے سے ہوا۔ وہ مکھن اور مانگتا تھا۔

نانا اُن جوان عورتون مین تھی جو چھوٹے بچون کو نئی باتون کی وجہ سمجھانا فضول سمجھتی ہین۔ اُس نے رکابی مین مربہ ڈال دیا اور کہا کہ روٹی سے کھا لو۔ چوٹا کی ماں جو ایک جوان اور سنجیدہ عورت تھی نرسری[1] مین داخل ہوئی اور بچہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

"نانا مجھے مکھن آخر کیون نہین دیا جاتا"

کیونکہ مکھن چلا گیا میرے اچھے بچے دیکھو تمھاری رکابی مین کتنے اسٹرابیری[2] نظر آ رہے ہین۔

اسٹرابیری کے مربے مین ہمیشہ اسٹرابیری نظر آتے ہین مین اسکے ساتھ مکھن بھی چاہتا ہون۔

چوٹا نے تتلاتے ہوئے کہا۔

ماں نے جواب دیا کہ او چوٹا اگر تم مربے کے ساتھ مکھن بھی کھاؤگے تو مکھن اسقدر گران ہوجائے گا کہ بہت سے غریب خریدنے سے مجبور ہوجائین گے۔ میرے بچے تمام دنیا مین جنگ پھیل رہی ہے اور چھوٹے لڑکے اور چھوٹی لڑکیان اُس مین مدد کرسکتی ہین۔

نانا کا مطلب یہ ہی کہ تم زیادہ فیاضی سے درگذر کرو۔ نانا کا چہرہ سرخ ہوگیا

[1] بچون کے رہنے کا کمرہ۔ [2] ایک پھل کا نام ہے۔



کیونکہ اُس نے اپنی روٹی پر خوب مکھن لگا رکھا تھا اور پھر اوپر سے مربہ ڈال دیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ بچہ اس سے ضد کر رہا تھا۔ ماں نے بھی اسکو محسوس کیا لیکن بچے کے سامنے وہ نانا سے کچھ نہین کہا کرتی تھی۔ اُسنے چوٹا کو گود مین اُٹھا لیا، اسکے لیے روٹی پر مربہ لگایا اور پہلے تھوڑا سا خود کھایا تاکہ بچہ شروع کرے۔

ماں نے چوٹا کو عجیب عجیب الفاظ اور لہجہ مین سمجھایا۔ چوٹا نے اپنا لقمہ نگلکر کہا "اماں اگر تم اس طرح مربہ لگا دیا کرو تو مین بھی کھا لیا کرونگا"

اچھا اچھا نانا اگر تم کھا چکی ہو تو اور کامون کو دیکھو مین چوٹا کے پاس ناشتہ کرنے تک بیٹھتی ہون۔ نانا نہایت خوشی سے رخصت ہوئی کیونکہ مکھن اور مربے کے نوالے بظاہر نہ دکھنے والی آنکھون کے سامنے حلق مین اٹک رہے تھے۔

چوٹا نے جلد ناشتہ ختم کر دیا کیونکہ اس نے معلوم کر لیا تھا کہ ماں اس سے کچھ کہنا چاہتی ہے اور وہ اپنی ماں کی باتین بڑے شوق سے سنتا تھا۔ وہ لڑائی کا نام سنکر نہین چونکا جیسی کہ اُسکے عمر کے بچون سے امید کیجاتی ہے کیونکہ اس کا باپ جنوبی افریقہ مین نام پیدا کر چکا تھا اور چار سال ہوئے کہ ہندوستان کی سرحد پر معمولی سی جنگ مین کام آیا تھا۔ چوٹا کو اپنے باپ کی یاد نہین تھی البتہ اس کے کارنامے ورد زبان تھے۔ چوٹا کی ماں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ وہ ایک سپاہی کا بیٹا بنے۔ اپنی خواہش مین وہ یہانتک تو کامیاب ہوئی تھی کہ بچہ اپنے قول کا پابند بن گیا تھا۔ چھوٹی سی چوٹ مین رویا نہین کرتا تھا اور عورتون کی تعظیم کرنے لگا تھا اسکے علاوہ وہ ایک ٹین کی فوج اور ٹین کی توپون کا کرنیل تھا یہ فوج اسکے باپ کی تھی اور باپ نے اُس سے کھیلا تھا یہ اس فوج سے قواعد لیتا اسکو کمان دیتا اُسکو خوراک کے لئے میز کے بچے ہوئے ٹکڑے دیتا انکو نہلاتا دھلاتا، روز قواعد پریڈ کے بعد ڈبے مین آڑا آڑا سلا دیتا اور اسی ڈبہ کو

"بارک" پکارتا۔

دوسری چیز اسکی باپ کی تلوار تھی۔ یہ نرسری مین ایسی جگہ ٹنگی ہوئی تھی جہان اسکا ہاتھ پہونچ جاتا ہے اور یہ شوق سے اُسپر چلا کیا کرتا تھا۔

اب اُس نے اپنا پیالہ علیحدہ کر دیا ماں کی گود سے نیچے اُتر گیا اور متوجہ ہوکر کھڑا ہو گیا۔ مان اُسکا چہرہ جو اُسکے باپ کی شکل سے ملتا ہوا تھا دیکھکر جوش مین آئی اور پیار کیا اور کہنے لگی کہ "شائد تم ابھی اتنے بڑے نہین ہوئے ہو کہ سمجھ سکو"۔

بچہ نے جواب دیا کہ "ہان مین ابھی بڑا نہین ہوا ہون لیکن جو کچھ آپ کہین گی مین سمجھ لونگا" مان نے ہاتھ بڑھایا اور بولی "ٹھیک ہے تم سمجھ لوگے چلو ٹھنڈے مکان مین چلکر بیٹھین۔ مین تمکو نہین سمجھا سکتی کہ اسقدر لڑائی کیون ہو رہی ہے یہ بہت پیچیدہ سوال ہے۔

جرمنی حریص ہے اُس نے اپنا مُنھہ کھول رکھا ہے اور دوسرے ملکون کا اتنا بڑا لقمہ لینا چاہتا ہے کہ کسی شریف قوم سے امید نہین کیجا سکتی، اُس نے روس، اور فرانس، اور بلجیم کو تاکا اور ہمارے پیارے ملک کے متعلق جو اُنکو مدد دینے کا وعدہ کر چکا ہے خیال کر لیا کہ یہ اپنے الفاظ پر قائم نہین رہ سکینگے اور کوئی کارگذاری نہ دکھلائین گے اور جب کہ یہ اپنی تدابیر مین مصروف تھا اُسنے کسی اور کو کوئی موقع تیار ہونے کا نہین دیا مگر اب تک ہم اُسکے لئے تیار ثابت ہوئے۔ ہمارے تمام بہادر بری اور بحری سپاہی طلب کر لئے گئے اور اور آدمی مانگے جا رہے ہین۔ لارڈ کچنر ہر روز درخواست پیش کر رہے ہین۔

چوٹا کی آنکھین تارون کیطرح چمکنے لگین۔؟

کیا مین جا سکتا ہون؟



مان بچہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے ٹھنڈے مکان کی طرف چلتی رہی لیکن دل سے آواز نکلی کہ "مین اپنے خاوند کو تو دیچکی ہون کیا ایک دن اپنا بچہ بھی دینا ہوگا" بچہ کو جواب دیا کہ "ابھی نہین میرے پیارے ابھی نہین۔ ابھی میرے ساتھ رہو اور جب تم بڑے ہو جاؤگے تو سپاہی بننا چوٹا کی ماں کی آنکھون مین تاریکی چھا گئی۔ بہادر عورتین بھی لڑائی کو ایسا ہی سمجھتی ہین جیسا کہ مرد خیال کرتے ہین۔ وہ اس مکان مین اپنی سلائی لے آئی تھی۔ لیکن سوئی مین تاگا پرونا مشکل ہو گیا۔

چوٹا نے کہا "مجھے دو"

اس نے سوئی اور تاگا دیدیا جب وہ پرونے لگا تو بے ساختہ ننھی ننھی انگلیان چومنے کو دل چاہا چوٹا نے تاگا پرو کر سوئی واپس کی اور کہنے لگا "مین ہمیشہ تمھاری سوئی پرو دیا کرونگا اور جب تم ضعیف ہو جاؤگی تو کبھی سُوئیان تیار رکھا کرونگا تم کیا سیتی ہو؟

"پٹیان
زخمیون کے لئے"

ہان۔

چوٹا ماں کے پاس بیٹھا رہا اور جو خیالات اُسکے دل مین پیدا ہو رہے تھے اُنکو الفاظ مین ادا نہین کر سکتا تھا، اُس نے سوچا کہ وہ سپاہی جسکی قسمت مین یہ پٹی لکھی ہے، اگر میری ماں کو سیتے ہوئے دیکھے تو کسقدر خوش ہو۔ اسکے بعد پھر یہ خیال پیدا ہوا کہ عورتین اور لڑکیان جو گھرون مین رہتی ہین زیادہ مدد کر سکتی ہین بمقابلہ لڑکون کے جنکو سینا نہین آتا۔

اس نے آہستہ سے پوچھا کہ کیا میرے لائق سوائے اسکے اور کوئی کام نہین ہے کہ مکھن کھانا چھوڑ دون اس ایثار کو اب معمولی بات سمجھنے لگا تھا کیونکہ اسکی وجہ معلوم ہو گئی تھی۔ ایسی حالت کو دیکھتے ہوئے کون سمجھدار بچہ معد یکر بٹ ناپسند کریگا

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

اسکی مثال منہ پھاڑے ہوئے جرمنی کی ہوجائیگی مان نے جواب دیا مین کوشش کرکے تمھارے لائق کام تلاش کرونگی۔ سب سے پہلے تم کو سپاہی کی طرح برتاؤ کرنا چاہئے، کوشش کرنی چاہئے کہ کسی کو ایذا نہ پہونچاؤ مثلاً نانا کو وہ بھی تمھاری افسر دوم ہے۔

چوٹا نے کہا "وہ تو بڑی بیوقوف افسر ہے مگر مین اُسکا کہنا مانا کرونگا اور تم غریب ادمیون کیلئے اپنی جیب سے کچھ بچا سکتی ہو؟

چوٹا نے سر ہلایا اور ذرا ٹہر کر کہا "تم جو کہو مین کرونگا" مان بہت سی باتین کرتی رہی اور چوٹا بیٹھا سنا کیا سب سے زیادہ اسکی توجہ اس طرف رہی کہ لارڈ کچنر اور آدمی طلب کرتے ہین۔

مان نے مارننگ پیپر مین سے پڑھ کر یہ الفاظ پڑھائے۔

تمھارے بادشاہ اور ملک کو تمھاری ضرورت ہے

اور آدمیون کے لئے لارڈ کچنر کی درخواست

یہ لفظ اُسکے دل مین چبھ گئے لیکن پھر بھی بچہ تھا سوائے اسکے کیا کر سکتا تھا کہ اپنی فوج کو اُٹھاتا اور اُس سے قواعد پریڈ لیتا۔ وہ یہ کہتا ہوا اُٹھا:

اگر تمھین میری ضرورت نہین ہے تو مین اپنی فوج سے قواعد لیتا ہون"

مان شوق کی نظرون سے دیکھتی رہی اور دبی آواز مین کہا "میرا بچہ خدا کا شکر ہے کہ یہ ابھی بچہ ہے"۔ نرسری مین کھانے کی میز صاف تھی نانا باورچی خانہ کے کام مین مصروف تھی چوٹا کرسی پر چڑھا اور الماری سے اپنی فوج کا وزنی صندوق اُتار لیا۔ اُس نے اپنے سوار پیادے۔ پلٹن۔ توپخانے سے قواعد لی فرضی دشمن کے اندیشہ سے میز کے گرد مورچہ بندی کرتا رہا اور ایک گھنٹہ تک



یہ مصنوعی جنگ جاری رہی۔ اُسکے سپاہی اُسکے نزدیک کھلونے نہین تھے بلکہ آدمی تھے وہ اُنسے محبت کرتا تھا اور اُنکو اصلی فوج تصور کرتا تھا اُس نے آخر مین اُن کو کھڑا کیا۔ ہر رجمنٹ کے سامنے اُس کا جھنڈا بازوؤن پر پلٹن اور توپخانہ تھا اور اس طرح کمان دی۔

شن۔ شولڈر۔ آرمس۔ رائٹ وہیل۔ مارچ" یہ وقت اُنکی چھٹی یا یون کہئے کہ صندوق مین بند ہونے کا تھا۔ اُنکے ساکت رہنے سے اُسکو ایک اور خیال پیدا ہوا اور فوراً اسکو وہ الفاظ یاد آئے جو اخبار مین پڑھے تھے "تمھارے بادشاہ اور ملک کو تمھاری ضرورت ہے" اُسکا سرخ چہرہ کچھ دیر کے لئے سفید پڑ گیا، اُسنے سوچا کہ وہ کیا کر سکتا ہے اُسکے آدمی طلب کئے گئے ہین اُنکو جانا چاہیے بغیر اُنکے وہ کیونکر رہیگا۔ اُسکا دل اچھلنے لگا اور رکتی ہوئی آواز مین اپنے آدمیون سے یون خطاب کیا:۔

"میرے بریگیڈ کے بہادرو مین تمکو یکایک طلب کرنے پر مجبور ہوا۔ تم کو نہلانے اور تیار کرنے کا وقت نہین ہے۔ تمھارے بادشاہ اور تمھارے ملک کو تمھاری ضرورت ہے۔ ہمت کرو۔ ہمت کرو"

خود اُسنے زیادہ بہادری سے کام نہین لیا کیونکہ جب اُسنے اُنکو بند کرنا چاہا تو آنکھون مین آنسو آگئے اُس نے کپتان اور سب سے چھوٹے سپاہی کو پیار کیا اُنکو ہمت دلائی، چھوٹے سپاہی کا نام اسکے نام پر چوٹا تھا اور اُسکی مان ایک چینی گڑیا تھی بڑی چوٹا نے اسکی نگہداشت کا وعدہ کیا صندوق مضبوط تھا اُسمین کنڈے اور قفل لگے ہوئے تھے اور جب نانا آئی تو وہ مضبوطی سے بند کر رہا تھا۔

اُس نے کہا "اپنے کھلونون سے کھیل رہے ہو اچھا کھیلو" چوٹا نے جواب دیا "یہ کھلونے نہین ہین یہ آدمی ہین اور میدان جنگ مین جا رہے ہین" مگر چوٹا نے اپنا

MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

منہہ پھیر رکھا تھا تاکہ اُنکھون کے آنسو نظر نہ آئین دو پہر مین اسنے تصفیہ کرلیا کہ مان کو بھی تھوڑا سا اپنے راز مین شریک کرے کیونکہ بغیر اسکے چارہ نہ تھا خوش قسمتی سے مان نہایت سمجھدار اور عقلمند تھی بچہ نے مان سے قلم دوات اور کاغذ مانگا اس نے نہایت عجلت سے یہ درخواست کی لیکن متعجب تھا کہ مان نے کوئی سوال نہین کیا۔

مان نے کہا "قلم دوات وہ ہے تم میری میز پر بیٹھہ سکتے ہو سیاہی سے ہوشیار رہنا" "کیا یہ کوئی راز ہے؟" چوٹا نے جواب دیا ہان یہ ایک فوجی راز ہے اگر کچھہ اور ہوتا تو مین کہدیتا کیا آپ بتلائین گی کہ ایک لارڈ کو آپ کس طرح خطاب کرین گی۔؟ اگر مین اس سے واقف نہ ہوتی تو مائی لارڈ لکھونگی،،

چوٹا نے پوچھا کہ لارڈ کچنر کہان رہتے ہین۔ مان کو ہنسی آئی مگر ضبط کیا اور کہا "وہ زیادہ تمام دن لندن کے دفتر جنگ مین رہا کرتے ہین۔

وہ کمرے کے دوسرے گوشہ مین اپنے کام مین مصروف ہوگئی اور چوٹا کا قلم آڑا ٹیڑہا چلنے لگا اب اُسنے ایک آہ کے ساتھہ قلم رکھا اور کرسی سے اتر پڑا ہاتھہ اور منہہ سیاہی مین بھرے ہوئے تھی۔ کمرہ سے باہر گیا اور جب واپس آیا تو اُس کے ہاتھون مین ایک وزنی صندوق تھا جو بھدے پن سے بادامی کاغذ مین لپٹا ہوا تھا۔

مین ڈاکخانہ جانا چاہتا ہون خط اسکے اندر ہے بچہ نے کہا۔

مان نے جواب دیا بھلا تم یہ وزن اتنی دور کیسے لیجاؤگے مین جب باہر جاؤنگی لیتی جاؤنگی۔

آپ کسی سے کہینگی تو نہین؟

کسی سے نہین،

بچہ اپنا زائل شدہ استقلال پھر حاصل کرنیکے لئے علٰحدگی چاہتا تھا اور مان نے



اُسکو محسوس کرکے روکنا چاہا۔ اُسکے چلے جانے کے بعد مان نے پارسل کو دیکھا یہ معلوم نہ کرسکی کہ اُس مین کیا ہے البتہ پتہ معلوم ہوگیا جو ان الفاظ مین لکھا ہوا تھا۔

لارڈ کچنر
دفتر جنگ
لن دن

چوٹا کی مان مخمصہ مین تھی بچہ کی محبت کے خیال سے اور شرافت کے تقاضہ سے وہ چاہتی تھی کہ پارسل بھیجدے۔ اسکے خلاف دوسرا خیال یہ تھا کہ ایسے وقت مین جبکہ بہادر سپاہی کا دماغ موت اور زندگی کے پیچیدہ مسائل مین پڑا ہو کیا وہ ایک بچہ کے فضول عطیہ کے قبول کرنے مین اپنا قیمتی وقت ضائع کرسکتا ہے اُس نے فیصلہ کرلیا کہ چوٹا سے وعدہ خلافی کرکے پارسل کھول لے اور جب وہ سمجھدار ہو جائے گا تو اُس سے معافی مانگ لیگی مگر جب چوٹا کے باپ کا صندوق کھلا اور یہ معلوم ہوا کہ اُس مین کیا ہے کہ مان کو عجیب قسم کا جوش آیا صندوق مین ایک خط بھی تھا یہ نہایت داغدار تھا اور سوائے مان کے کوئی اور اُسکو نہین پڑھ سکتا تھا۔

مائی لارڈ۔

"مین لڑنے کے لئے ابی بہوت چوٹا ہون مری مان کو مری ضرورت ہے" "اور ملک کو آدمیون کی ضرورت ہے۔ اس لئے مین ہمارے آدمی بھیجتا ہون" "یہ بہوت بڑڈہے ہین لےکن بہوت بہادر ہین۔ وہ مرے باپ کے ہین اور" باپ سپاہی تھا اس لئے یہ بہوت لڑتے ہین مہربانی سے انکو لے لو۔

آپکا خادم
چوٹا میری ڈیکن

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

اور ہم باپ بیٹی بیچدیتے مگر وہ لڑنے مین "مرگیا مرے پاس اُسکی تل دار ہے"۔

اُس رات کو چوٹا کی مان بتی ہاتھہ مین لئیے ہوئے اپنے سوتے ہوئے بچہ کے پاس آئی۔ اسکی آنکھون کے آنسو ابھی تک خشک نہین ہوئے تھے۔ کرسی پر ایک چینی گڑیا پڑی ہوئی تھی۔ مان کو دیکھکر بہت تعجب ہوا کیونکہ چوٹا گڑیون سے نہین کھیلا کرتا تھا۔ مان کو شاید یہ نہین معلوم تھا کہ یہ گڑیا چوٹا کے سب سے چھوٹے سپاہی کی مان تھی۔

دو دن بعد (بذریعۂ ڈاک) چوٹا نے اپنے سپاہی واپس پائے اور ایک خط (مان کے ہاتھہ کا لکھا ہوا تھا لیکن خط ہوشیاری سے بدلا گیا تھا) وزیر جنگ کا ملا جس مین اسکے عطیہ اور امداد کا اور اُسکی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا گیا لیکن سپاہیون کے قبول کرنے سے انکار تھا کیونکہ بڈھیون کی تعداد کافی ہوچکی تھی ملک اپنے نوجوان اور نئے جوش والے بہادرون پر زیادہ اعتماد کرتا تھا یہ امید بھی ظاہر کیگئی تھی کہ (یہی لکھنا سب سے زیادہ دشوار معلوم ہوا تھا) ایک دن چوٹا بھی تلوار باندھے گا۔

جب یہ خط چوٹا کو سنایا گیا تو اُس نے صندوق کے گرد ہاتھہ ڈالکر اُسکو چمٹا لیا اور کپتی ہوئی آواز مین کہنے لگا۔

"مرے سپاہیو۔ تم مجھسے جدا ہو گئے تھے"

(ترجمہ لیڈیز ریم)

سید عبد الکریم

متعلم محمڈن کالج علی گڈہ



# تم اپنی مان کی قرضدار ہو

## لڑکی کے لئے چند مشورے

تمہارا فرض ہے کہ اپنے مان کے شانون سے جو کہ تمہاری خدمت اور نگہداشت مین خم ہوگئے ہین حتی الوسع وزن اُتار لو اُسکے آرام و خوشی کا ہر بات مین اپنے سے مقدم لحاظ رکھو کسی لفظ یا فعل سے یہ نہ ظاہر کرو کہ تمہاری دنیا اُسکی دنیا سے مختلف ہے یا تم کسی طرح اُس سے زیادہ احساس رکھتی ہو جس بات مین کہ اُسکو دلچسپی ہے یا جو بات اُسکو خوش کرتی ہو اُسمین تم اپنا میلان بھی ظاہر کرو۔

اپنی ہر خوشی اور تفریح مین جہان تک کہ تمہاری عمر کے مختلف زمانے اُسکے منافی نہ ہون اُسکو اپنا شریک بناؤ اس بات کو یاد رکھو کہ اُسکی زندگی تمہاری زندگی کے مقابلہ مین یک رنگ ہے اس لئے اُسکو مناسب تفریح گاہ دیہات یا ساحل سمندر کی جانب جتنی مرتبہ ممکن ہو لیجاؤ۔ اگر تمہارا مکان دیہات مین ہی تو شہر لیجاؤ۔

اپنے سب نوجوان دوستون کو اُس سے متعارف کراؤ اور اسکی ہمدردی اپنی جوانی کے منصوبون، امیدون اور تدابیرون مین حاصل کرو تاکہ اسکو کبر سنی مین شباب معلوم ہو۔

اُسکی رایون پر اپنی رایون کو منحصر رکھو اور اُنکو وقعت کی نگاہ سے دیکھو گو کہ تمہارے زمانہ حال کی تعلیم کے مطابق وہ پرانی (غیر مروجہ) معلوم ہوتی ہون۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

اُس سے اپنا کام اپنی تعلیم اپنے احباب، اپنی تفریحات، اکتابین جو تم پڑھتی ہو
مواقع جہان تم جاتی ہو، سب کے بارے مین گفتگو کرو کیونکہ ہر بات جو تم سے متعلق
ہے اُس سے واسطہ علاقہ رکھتی ہے۔

اُس کے ساتھہ مثل اُنکے جو کہ تم سے درجہ و رتبہ مین بڑی ہین غیر متزلزل خلق و
ادب سے پیش آؤ اُسکے مزاج و طبیعت کی سب غیر معمولی باتون و کمزوریون کو جو کہ
شائد پریشان و فکر مند زندگی کا نتیجہ ہون نہایت صبر کے ساتھہ برداشت کرو
اُسکو اُسکے توہمات کا اگر وہ تمھارے توہمات سے خلاف ہین یا تمھاری ترقی یافتہ
رایون مین وہ تنگ خیالیان معلوم ہوتی ہین مضحکہ اڑا کر غمگین نہ کرو۔

اُس کے مذاق و عادات پسندی و نفرت کو غور سے دیکھو اور اُنکے مطابق
حتی الوسع نہایت احتیاط سے عمل کرو۔

یاد رکھو کہ وہ اب تک اُن معاملات مین جہان کہ نازک مختصر توجہات کا علاقہ
ہے دل مین صرف لڑکی ہے اُسکی زندگی مین اُسکو پھول دو نہ کہ مرنے کے بعد
قبر پر ڈھیر لگانیکا انتظار کرو۔

اُسکو اکثر سادہ تحفے دیا کرو لیکن اس بات کا اطمینان کر لو کہ وہ موزون
اور مذاق کے موافق ہین۔

اگر تم اسکے ساتھہ نہین رہتین تو اُس سے خط و کتابت رکھو اور ملاقات
کرتی رہو۔

اگر وہ اس قابل نہین رہی کہ خانہ داری مین اپنا معمولی کام انجام دے
تو اُسکو اس کا احساس نہ ہونے دو کہ وہ اب ضعیف ہے یا کسی طرح سے گھر مین اپنی
گذشتہ وقعت کو ضائع کر چکی ہے۔

اُس کے تمام ذاتی قربانی کے سالون کی قدر کے احساس کا اظہار فراموش نہ کرو



اپنی کامیابی کا زیادہ حصہ اُسکی کوششون کے باعث سمجھو۔

اگر وہ شکستہ حال ہے تو روپیہ دینے مین سخاوت سے کام لو تا کہ اُسکو اسکی
ضرورت نہ ہو کہ وہ مانگے یا یہ محسوس کرے کہ وہ تمھاری سخاوت کی مثل ایک سائل
کے محتاج ہے۔

حمایت علیخان (پی ایس سی)

متعلم محمڈن کالج علی گڈھ

## جانکی کا شوہر

رات کا سہانا وقت تھا۔ شام کی خنک بوچھار پڑنے کے بعد ہوا گل یاسمین
کی خوشبو سے معلوم ہوتی تھی۔ چودھوین رات تھی۔ ملکۂ شب پوری تزک و احتشام
شان و شوکت کے ساتھہ سیارون کے ہجوم مین آسمان پر جلوہ افروز تھی کسی قلب
انسانی کی دردناک وحشت کی اسکو کیا خبر۔ اُس (انسان) کے لئے دنیا مین کوئی
مسرت نہ تھی۔ غم و اندوہ نے اُسکے دل کو اچانک پامال اور مردہ کر دیا تھا
وہ کمرے مین تنہا تھا اور اُس کا دم گھٹا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ یکایک وہ کرسی پر سے
اُٹھا جہان وہ ایک گھنٹہ سے بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا اُسنے ایک ایسے آدمی
کی طرح جو چاشنی عشق چکھے ہوئے ہو اور مصیبت و الم کے بیرحم ہاتھون برباد ہوا ہو
آہ سرد بھری۔ وہ نہایت آہستگی اور نقاہت کے ساتھہ اُٹھا اور لڑکھڑاتا ہوا دریچے
تک گیا۔ پردہ ہٹا کر اُس نے کھڑکیان کھولین اور رات کے خاموش منظر کی سیر
کرنے لگا کرۂ ارض اُسکو ویرانہ و بے پایان معلوم ہوتا تھا۔ رات کی خوبصورتی اُسکی نزدیک

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in



بے حقیقت تھی۔ اس جگہ وہ بت کی طرح سرد اور خاموش کھڑا رہا۔ ایک اُلو بازو پھڑپھڑاتا ہوا اُسکے اوپر سے اُڑا چاند اونچا ہوتا گیا اور اس کے مردنی چھائے ہوئے چہرہ پر روشنی ڈالتا رہا جبکہ وہ اس جگہ کھڑا ہوا ایک رومال سے جو بے پروائی کے ساتھہ اُسکے کاندھون پر پڑا ہوا تھا۔ چہرہ پونچھہ رہا تھا اور گرم آنسو مسلسل اُسکی آنکھون سے جاری تھے۔ یکایک بے اختیار مایوسی سے بھری ہوئی ایک پر درد چیخ نکلی۔ "جانکی میری محبوبہ! نرائن! نرائن!" آنسون کا سیلاب اور تیز جاری ہوا آہ! وہ ایک درد بھرے دل کے آنسو تھے۔ محبت کے آنسو تھے۔ انسان کے آنسو تھے۔ نہین نہین وہ متبرک تھے۔ یہ قسمت کا ایک عجیب کرشمہ تھا۔ چودہ سال پہلے یہی شخص آغاز شباب مین تمام دنیاوی نعمتون، جوانی، تندرستی، دولت، حسن، علم اور شہرت سے مالامال اسی کمرے مین اُسی کھڑکی مین کھڑا ہوا بار بار باہر کو دیکھتا ہوا نظر آتا تھا۔ یہ شخص حسین ترین لڑکی سے منسوب ہوا تھا۔ اُس وقت ابکی طرح وہ خدا سے مدد کا خواستگار نہ تھا بلکہ کبھی اسپر (نعوذ باللہ) لعنت و ملامت کرتا تھا کبھی اپنی یا اپنی منسوبہ بی بی کی موت کی خواہش کرتا تھا۔

مدتون یہی حالت رہی۔ اس کے بعد اُسپر شباب کا پورا زور ہوا اُس کے دل مین جوانی کے جذبات کی آگ مشتعل ہوئی اور اسکے خیالات اِدھر اُدھر پرواز کرنے لگے۔ جب وہ اٹھارہ سال کا ہوا اُسکی نسبت پھوپی زاد بہن جانکی سے ہوئی۔ یہ رشتہ اُسکی مرضی کے خلاف ہوا۔ وہ دل سے اس شادی کی مخالفت کرتا تھا اور اس اتحاد سے جسپر اُسکے والدین تلے ہوئے تھے۔ غایت متنفر تھا دنیا اسکو نہایت ہی اچھی تدبر خیال کرتی تھی اور بجز اسکی ذات کے جو اس سے متعلق تھی تمام لوگ اسکو پسند کرتے تھے۔

جانکی صرف آٹھہ سال کی تھی۔ وہ نہایت خوبصورت، نازک نیک سیرت